www.khanqah.in

Visit us at: www.khanqah.in

ہفتہ وار

اشاعت کا چودھواں سال
14th year of Publication

مبلغ

The Weekly **MUBALLIG**
Srinagar Kashmir

سرینگر کشمیر

قیمت صرف 3 روپے

01/مارچ 2013ء جمعۃ المبارک مطابق 18 ربیع ثانیؒ / ۱۴۳۴ھ جلد نمبر: 14 شمارہ نمبر: 08

حضرت شیخ نورالدین نورانیؒ چھِ فرماوان:

اَپزِس دُنی یٖہس موبَر یٔژھ تٔے
بڑٕ ونٹھ چھٔے ٔترتہٕ کٹھی شۆن واو
نۆش کۆر، ژُری بآژ بَرٕنَے یٔژھ تٔے
یُس کرِ گۆنگُل سُی گَرِ کرٕاو

فنا ہونیوالی دنیا پر بھروسہ نہ کر، آگے چل کر تھر تھرا دینے والی فضا کے بغیر اور کچھ نہیں، بہو بیٹیاں یہاں تمہارے لئے زینت کا سامان تو ہیں لیکن آخرت میں صرف اعمال تیرے کام آئیں گے، وہاں کرن کی بھرن ہے۔

عصرِ حاضر اور ایمان کے ڈاکو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ، روحانی اور مادی دونوں انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان اور علم کی ایسی شمع روشن کی کہ جس کی کرنیں صرف مسلمانوں ہی کے لیے مشعل راہ ثابت نہیں ہوئی بل کہ غیروں کی ذہنی اور فکری سطح کو جلاء بخشا اور ہوا، آگ، پتھر کو جو معبودیت کا درجہ دے رکھا تھا جس کی وجہ سے اس پر تحقیق، ریسرچ اور تجربہ نہیں کر رہے تھے اب وہ ذہنیت پاش پاش ہوگئی، اگر چہ اس کی ظاہری صورت باقی ہے مگر حقیقی صورت باقی نہیں رہی، مگر یہ بات پیشِ نظر رہے کہ آپ کا اصل مشن تھا انسانوں کو روحانیت کے معراج پر پہنچانا دنیا سے استفادہ کرتے ہوئے نہ کہ دنیا سے کٹ کر اور رہبانیت اختیار کر کے، یہی دین اسلام کا اہم امتیازی پہلو ہے، اسی لیے دنیوی ترقی کی پہلی اینٹ اور اس کی بنیاد مسلمانوں نے ہی ڈالی، فلکیات کے میدان، انجینئری کے میدان میں ہو، اسلحہ سازی کے میدان میں، سب سے پہلے مسلمان ہی قدم رنجہ ہوا، اور سب برکت تھی اسلام پر عمل پیراں رہنے اور قرآن وحدیث سے وابستہ رہنے کی۔ اس دور کے مسلمانوں کے یہاں اسلام ایمان اور اس کے تقاضوں کو ہر حالت میں ترجیح دی جاتی تھی، جب کہ آج معاملہ برعکس ہو چکا ہے؛ اسلام اور ایمان پر عمل ہو یا نہ ہو دنیوی ترقی ہونی چاہیے، اس فکر نے ہمیں قعر مذلت میں ڈھکیل دیا ہے، تو آئیے ہم معلوم کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں یہ فکر اور غلط انداز کیسے پیدا ہوا؟ یہ کوئی اتفاقی صورت حال نہیں ہے بل کہ ایک سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ ہے جس میں کوئی شک نہیں۔

ساتویں صدی سے لے کر اٹھارھویں صدی تک یعنی گیارہ سو سال تک دنیا پر اسلام کا غلبہ رہا، کیوں کہ اس عرصے میں خلافت اسلامیہ باقی تھی، اگر کسی خطے میں خلافت کا اثر ورسوخ کمزور ہو جاتا تو اللہ کسی دوسرے خطے میں اس کو مضبوط انداز میں کھڑی کر دیتا، خلافتِ راشدہ کے بعد خلافت بنوامیہ اور بنوامیہ کے بعد عباسیہ اور خلافت عباسیہ کے بعد خلافت عثمانیہ؛ اس طرح ۱۹۲۳ء تک خلافت کا یہ سلسلہ برابر جاری رہا، اس دوران چھوٹی چھوٹی حکومتیں اور خلافتیں بھی مختلف خطوں میں قائم ہوتی رہی، جن کے اثرات اور اسلام کے لیے خدمات بھی کوئی معمولی درجہ کی نہیں تھی، بل کہ ان کے کارنامے بھی آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہے، مگر یہ سب اس حالت میں تھا، کہ مسلمان عوام وخواص چاہے، وہ علما ہوں یا سیاست داں، اسلام سے ان کا ربط بہت گہرا ہوتا تھا؛ اسلام اور اس کے تقاضے ان کے نزدیک ہر حالت میں راجح ہوتے تھے، وہ اس کے خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔

آپ تاریخ اٹھا کر دیکھیں، قرنِ اول میں حضرات صحابہ میں خلفاء راشدین، عشرۂ مبشرہ، اصحابِ بدر واُحد وخندق، حضرت حمزہ، حضرت مصعب، اس کے بعد ابوعبیدہ ابن الجراح، زید بن حارثہ، جعفر الطیار، سعد ابن ابی وقاص، اسامہ ابن زید، براء ابن مالک، حضرت ابودجانہ، حضرت زید ابن الخطاب، حضرت عمار بن یاسر، حضرت عمرو بن عاص، حضرت خالد ابن ولید وغیرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔ اس کے بعد تابعین میں حضرت عقبہ بن نافع، مہلب ابن صفرہ، اس کے بعد کے ادوار میں، موسیٰ ابن نصیر، طارق بن زیاد، محمد بن قاسم، سیف الدین القطز، نورالدین زنگی، اسدالدین شیرکوہ، صلاح الدین ایوبی؛ عثمانی خلافت کے دور میں محمد الفاتح اور خان بایزید، سلطان سلیم، محمود غزنوی، ٹیپو سلطان وغیرہم (رحمہم اللہ تعالیٰ)۔ مگر افسوس کہ آج ہماری نسل ان کے حالات تو دور رہے، ان مجاہدین اسلام کے نام تک نہیں جانتی، حالاں کہ اسباب ظاہریت کے درجہ میں ہم تک اسلام انہیں کی بے مثال قربانیوں کے طفیل پہنچا ہے، اگر ہمارے یہ اسلاف چاہے وہ علما کی جماعت میں سے ہو یا مجاہدین کی جماعت میں سے۔ علما میں مثلاً حضرت عبداللہ ابن مسعود، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت علقمہ نخعی، حضرت سعید بن المسیب، حضرت عروہ بن زبیر، امام زہری، حضرت امام سفیان بن عیینہ، امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام اوزاعی، امام محمد ابن سیرین، حضرت مجاہد، حضرت مسروق، اما محمد ابن ادریس الشافعی، امام ابویوسف، امام محمد، امام احمد ابن حنبل، امام حسن بن زیاد، امام زفر ابن ہزیل، امام محمد بن اسماعیل البخاری، امام مسلم القشیری، امام ابوداؤد السجستانی، امام نسائی، امام ترمذی، امام ابن ماجہ، امام طحاوی، امام دارقطنی، امام دارمی، امام عبدالرزاق، امام ابن ابی شیبہ، امام جریر طبری، امام جصاص، امام یحی ابن معین، امام یحی القطان، حضرت داؤد طائی، امام ابوالحسن القدوری، امام ابن قدامہ مقدسی، امام غزالی، امام ابن دقیق العید، امام عزالدین ابن عبد السلام، امام ابن کثیر، امام حجر عسقلانی، امام بدرالدین العینی، امام جلال الدین سیوطی، زرین ابن نجیم المموی، امام نسفی، ملاعلی قاری، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، امام مجدد الف ثانی، شاہ عبدالعزیز دہلوی، شاہ رفیع الدین، سید احمد شہید، شاہ اسماعیل شہید، (رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین)۔

خلاصہ یہ کہ مسلمان عہد قدیم میں اسلام کے ساتھ خوب وابستہ تھا، اسلام اور ایمان کے خاطر مر مٹنے پر ہمیشہ تیار رہتا تھا، مگر دشمن نے مسلمانوں کی طاقت اور غلبے کا راز معلوم کیا اور پھر اس نے اسی اعتبار سے یلغار کی۔ متاخرین مؤرخین اور باحثین کا عام رجحان ہے کہ ایمان پر ڈکیتی کا آغاز ساتویں صلیبی جنگ کے بعد ہوا۔ جب فرانس کا بادشاہ ۱۲۴۹ء میں گرفتار ہوا اور اسے فدیہ دے کر چھڑا لیا گیا، اگر چہ وہ دوسرے حملے میں قتل کر دیا گیا، مگر گرفتاری کے بعد منصورہ، مصر کے جیل خانے میں وہ یہی سوچتا رہا کہ آخر مسلمانوں میں وہ کونسی طاقت ہے جس کی بنیاد پر وہ شکست کھانے کے لیے کبھی تیار نہیں ہوتا، کیسے بھی حالات کیوں نہ ہو، وہ ہر حالت میں تن، من، دھن کی بازی لگا دیتا ہے، تو وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ مسلمانوں کی کامیابی کا راز ان کا مضبوط اور غیر متزلزل ایمان، قرآن و حدیث سے ان کی وابستگی اور والہانہ تعلق، اس کے ساتھ ساتھ شریعت مطہرہ، فقہ اسلامی اور اسلامی اخلاق، اطوار وعادات اور تہذیب وثقافت کی مکمل پیروی اور تقلید ہے۔

ضروری گذارش: محترم قارئین کرام! یہ اخبار عام اخباروں کی طرح نہیں ہے اسلئے اس کا ادب واحترام ہمیشہ قارئین پر واجب ہے۔ مدیر

پس اسی کے بعد انہوں نے اسلام کے خلاف میدان جنگ بدل دیا، اب انہوں نے مسلمانوں کے اوپر بدنی اور جسمانی حملے کے بجائے عقیدے اور سلوک پر حملے کی تیاری شروع کر دی، انہوں نے مسلمانوں کی جان کے بجائے ایمان سلب کرنے کا منصوبہ بنایا جو پہلے کے مقابلہ میں کئی گنا زیادہ ہلاکت خیز ثابت ہوا، جس کے اثرات بیسوی صدی کے اوائل ہی نہیں، بل کہ انیسویں صدی کے اواخر سے ظاہر ہونے لگے تھے، کس طرح اس کے منصوبے تیار ہوتے آئے، مراحلہ وار ہم اس کا جائزہ لیتے ہیں۔

عبداللہ ابن عبدالرحمٰن الجربوع فرماتے ہیں: تاتاری اور صلیبی جنگوں میں مسلمانوں کے خلاف شکست کے بعد انہیں یقین ہوگیا کہ مسلمانوں کو طاقت اور ہتھیار کی بل بوتے پر شکست دینا ناممکن ہے، لہٰذا کوئی ایسی تدبیر اختیار کی جائے جس سے ان کے ایمان میں ضعف پیدا ہو، وہ قرآن وحدیث سے کٹ جائے، خلافت اسلامیہ کا خاتمہ ہو جائے اور جہاد کی عظمت ان کے دلوں سے نکل جائے، لہٰذا اب انہوں نے اسی اعتبار سے تیاری شروع کی، ایمان پر ڈکیتی کے لیے انہوں نے جو راستہ اختیار کیا، اسے تین مرحلے میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

(۱) مرحلة الاعداد (۲) مرحلة الاستعمار
(۳) مرحلة ما بعد الاستعمار۔ (جاری)

www.khanqah.in

ظاہری وباطنی بدترین حالات کا علاج

موت کی یاد اور فکرِ آخرت 4

ابوحمزہ-استاذ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم، اکل کوا

خوف آخرت سے بے ہوش ہوگئے:

اسی طرح ایک دفعہ سورۂ تکویر کی تلاوت کررہے تھے جب اس آیت پر پہنچے''واذا الصحف نشر''جب اعمالنامے کھولے جائیں گے تو بیہوش کر گر پڑے، اور کئی دن تک ایسی حالت رہی کہ لوگ عیادت کو آتے تھے۔

قبروں کو دیکھ کر آخرت کی یاد:

حضرت عثمانؓ اکثر خوف خداوندی اور فکر آخرت سے آبدیدہ رہے دوسری زندگی کا خیال ہمیشہ دامنگیر رہتا تھا آنکھوں سے آنسو نکل آتے، مقبروں سے گزرتے تو اس قدر روتے کہ ریش مبارک تر ہوجاتی ،لوگ کہتے کہ دوزخ وجنت کے تذکروں سے تو آپ پر اتنی رقت طاری نہیں ہوتی ۔آخر مقبروں میں کیا خاص بات ہوتی ہے کہ آپ بیقرار ہوجاتے ہیں؟ فرماتے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قبر آخرت کی سب سے پہلی منزل ہے، اگر یہ مرحلہ آسانی سے طے ہوگیا تو پھر تمام منزلیں آسان ہیں، اور اگر اس میں دشواری پیش آئی تو تمام مرحلے دشوار ہوں گے،، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر سے زیادہ برا اور مصیبت والا منظر میں نے کوئی نہیں دیکھا۔(ترمذی۔ابن ماجہ)

آخرت کا خیال:

حضرت علیؓ اپنے عہد خلافت میں بازاروں میں تشریف لے جاتے وہاں لوگ راستہ بھولے ہوتے انھیں راستہ بتاتے ،بوجھ ڈھونے والوں کے بوجھ اٹھادیتے، کسی کے جوتے کا تسمہ گر کر ٹوٹ جاتا تو اسے اٹھا کر دے دیتے اور یہ آیت تلاوت فرماتے:''تلک الدار الاخرت نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الا رض ولا فسادا والعاقبة للمتقین''ہم آخرت کا گھر ان لوگوں کو دیں گے جو زمین میں سرکشی اور فساد کرنا نہیں چاہتے اور عاقبت کی فلاح وسعادت صرف پرہیزگارں کے لئے ہے۔

میرے نور نظر! تم اپنی نئی عمر سے دھوکہ نہ کھانا، موت کا کوئی ٹھکانہ نہیں، تمہیں بھی لامحالہ ایک دن وہیں جانا ہے اس لئے آج ہی اس کی فکر کرو، اور سفر سے پہلے زادِ سفر فراہم کرلو۔ دنیا پر آخرت کو ترجیح دو۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی پوتے حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز صبح کے وقت میں اپنی پھوپھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ چاشت کی نماز پڑھ رہی تھیں۔آپ کی زبان پر یہ آیت شریفہ تھی:''فمن الله علینا ووقانا عذاب السموم''(طور) اللہ نے ہم پر فضل فرمایا اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچالیا۔آپ اس آیت کو دہراتی جاتی تھیں اور روتی جاتی تھں ،میں کچھ دیر تک تو آپ کے نماز سے فارغ ہونے کا انتظار کرتا رہا لیکن جب زیادہ دیر ہوئی تو میں نے سوچا کہ بازار کا کام کرتا آؤں، واپسی میں سلام عرض کرتا چلوں گا۔میں بازار گیا اور وہاں کا کام کرکے واپس آیا تو دیکھا آپ اسی طرح آیت دہرارہی ہیں اور رورہی ہیں۔

آپ فرماتے تھے مجھے تین آدمیوں پر بڑا تعجب ہوتا ھے:

ایک وہ جو دنیا کی طلب میں پڑا ہوا ہے اور موت اسے طلب کر رہی ہے۔دوسرا وہ جو موت سے غافل ہے، حالاں کہ موت اس سے غافل نہیں ہے، تیسرا وہ جو قہقہہ مار کر ہنستا ہے اور نہیں سمجھتا کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہے یا ناراض۔ایک بار فرمایا۔''تین چیزیں مجھے اس قدر غمناک کرتی ہیں کہ میں رودیتا ہوں۔ایک تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کی جدائی۔دوسری چیز قبر کا عذاب، تیسری چیز قیامت کا خطرہ۔

ایک روز حضرت ابو درداءؓ خطبہ دینے کے لئے منبر پر کھڑے ہوئے تو فرمایا۔میں اس روز سے بہت خوفزدہ ہوں جب خدا مجھ سے پوچھے گا کہ تم نے اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا؟ قرآن مجید کی ہر آیت پیکر شہادت بن کر نمودار ہوگی۔پوچھا جائے گا کہ تم نے اوامر کی کیا پابندی کی؟ آیت آمرہ کہے گی کہ اس نے کچھ نہیں کیا۔پھر سوال ہوگا کہ نواہی سے کہاں تک پرہیز کیا؟ آیت زاجرہ بولے گی۔بالکل نہیں۔لوگو! کیا میں اس وقت چھوٹ جاؤں گا''۔

اگر مجھے جنت اور دوزخ کے متعلق اختیار دے دیا جائے کہ ان میں سے اپنے لئے جن کو چاہو پسند کرلو، یا راکھ ہوجاؤ تو میں راکھ ہوجانا پسند کروں گا تاکہ مجھ سے میرے اعمال کے متعلق کچھ جواب وسوال نہ ہو، آخرت کے خوف سے اکثر کہا کرتے تھے کاش ہم گھاس ہوتے۔

اللہ رب العزت ہم سب کو موت کی یاد کرنے اور آخرت کی فکر کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور ہم سے راضی ہوجائے اور موت کی سختی اور عذابِ قبر اور عذابِ جہنم سے محفوظ فرمائے۔آمین یارب العالمین!

صحابہؓ کا ترانہ

آقاؐ کے سپاہی تھے دین کے وہ داعی تھے
سیدنا علیؓ و معاویہؓ دونوں بھائی بھائی تھے
دین اسلام کے خاطر اپنا سبق کچھ قربان کر گئے
دُشمن دین اسلام پہ آندھی طوفان بن کے چڑھ گئے
دونوں میں اتحاد تھا بہت ہی اعتماد تھا
دونوں یار شاہِ دوجہاں کے شیدائی تھے
آقا کے سپاہی تھے دین کے وہ داعی تھے
سیدنا علیؓ و معاویہؓ دونوں بھائی بھائی تھے
پیار تھا دونوں پیاروں میں نہ ہرگز تھا جھگڑا
کفر کو دونوں پیاروں نے خوب لگایا رگڑا
دونوں یار باوقار جانثار وفادار
کافروں منافقوں پہ قہرالٰہی تھے
آقا کے سپاہی تھے دین کے وہ داعی تھے
سیدنا علی و معاویہ دونوں بھائی بھائی تھے

انسانی حقوق کا تحفظ

اور مغربی معاشرہ

مولانا عبداللہ خالد قاسمی، خیرآبادی

مغربی ممالک اور امریکہ و امریکی تہذیب کے دلدادہ افراد اپنی تمام تر کارروائیوں کو امن عالم اور حقوق انسانی کے تحفظ کے لئے بتلاتے ہیں اور اس سلسلہ میں بڑے بلند وبانگ دعوے کرتے ہیں لیکن اندرونِ خانہ کیا کچھ ہورہا ہے اس کا اندازہ دنیا کو نہیں ہوپاتا ہے، انسانیت اور انسانی حقوق ان کے یہاں کتنا مہمل لفظ اور مذاق بنا ہوا ہے اس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ:

نیو یارکر، نیویارک کا ایک دوسرے درجے کا اخبار ہے اس اخبار کے ایک رپورٹر برخود بلجر نے جانوروں کے ایک ہسپتال کے بارے میں بڑا دلچسپ انکشاف کیا، اس کا کہنا ہے''جانوروں کے میڈیکل سینٹر میں حال ہی میں غیر ملکی جانوروں کا ایک شعبہ کھولا گیا ہے جس میں گزشتہ دنوں ہیضے کے شکار ایک نیولے، کم خوراکی کے شکار ایک اژدھے، ٹوٹی ٹانگ والے کبوتر، اور ٹوٹے پروں والے ایک ہمنگ برڈ کا علاج کیا گیا ہے جب کہ ایک خنزیر کے مثانے سے پتھری بھی نکالی گئی جس پر 5 ہزار ڈالر خرچ آیا، اس شعبے میں ایک بطخ بھی زیر علاج ہے جس نے دھات کا ایک ٹکڑا انگل لیا تھا''۔

1980 تک امریکا میں جانوروں کے لئے صرف 500 ڈاکٹر تھے اور وہ بھی بھینسوں، گائیں اور بلیوں کا علاج کرتے تھے، لیکن امریکا کا ایک کتا 50 ہزار زندہ انسانوں سے زیادہ قیمتی ہے، ایک بلی تیسری دنیا کے ایک ملک کے برابر ہے، امریکا نے اشرف المخلوقات کو جانوروں سے زیادہ حقیر کردیا ہے، اس وقت امریکا میں صرف کتوں اور بلیوں کے 7 ہزار اسپیشلسٹ ڈاکٹرز ہیں، جب کہ امریکی یونیورسٹیاں ہر سال 39 طبی شعبوں میں سینکڑوں نئے ڈاکٹر تیار کررہی ہیں، امریکا میں اس وقت 4 لاکھ جانوروں کی ہیلتھ انشورنس ہوچکی ہے، امریکا میں امریکی ہر سال کتوں اور بلیوں کی صحت پر 13 ارب ڈالر، اور خوراک، ورزش سینٹروں، باتھ روموں، ٹریننگ، سوئمنگ پولوں، ہوٹلوں، شاپنگ سینٹروں، پارکوں اور فیشن شو پر 47 ارب ڈالر خرچ کرتے ہیں، جب کہ پورے پاکستان کا سالانہ بجٹ 7 ارب ڈالر ہوتا ہے، یعنی امریکی ہر سال 15 کروڑ پاکستانیوں سے 9 گناہ زیادہ رقم کتوں اور بلیوں پر خرچ کردیتے ہیں، دنیا کے 28 ممالک کا سالانہ بجٹ کتوں اور بلیوں کے اس خرچ سے کم ہے، یہ ہے امریکا کی اصل تصویر۔

پوری دنیا کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ اگر امریکا صرف کتوں اور بلیوں کا میڈیکل بجٹ ہی بچالے تو دنیا سے ایڈز جیسا مرض ختم کیا جاسکتا ہے، کینسر کی دوا دریافت ہوسکتی ہے، دل کے امراض میں مبتلا تمام مریضوں کا بائی پاس ہوسکتا ہے، پورے کرہ ارض پر موجود لولوں اور لنگڑوں کو مصنوعی ہاتھ اور ٹانگیں لگا جاسکتی ہیں، 10 لاکھ ایکڑ زمین قابل کاشت بنائی جاسکتی ہے، امریکا سے لے کر آسٹریلیا تک سڑک بنائی جاسکتی ہے، دنیا کے ایک چوتھائی یتیم بچوں کو تعلیم دی جاسکتی ہے، ایک کروڑ جوانوں کی شادی کی جاسکتی ہے، آکسفورڈ جیسی 24 یونیورسٹیاں بنائی جاسکتی ہیں، 3 کروڑ لوگوں کو ایک سال تک خوراک فراہم کی جاسکتی ہے اور خوراک کی کمی کے شکار 4 کروڑ بچوں کا علاج ہوسکتا ہے۔

//بقیہ صفحہ 5 پر......//

www.khanqah.in

ہفتہ وار
مبلغ
سرینگر کشمیر

01/مارچ 2013ء جمعۃ المبارک

جب سے لوگ اِسلام سے منحرف ہونے لگے......!!

مسلمانوں کی اصل روح قرآن پاک ہے، اقوام عالم کی مجال نہیں کہ اس روح کے ہوتے ہوئے مسلمانوں کو دبا سکیں، کیونکہ ''الحق یعلو و لایعلیٰ'' حق غالب ہی ہوتا ہے مغلوب کبھی نہیں ہوتا۔

دوسرے ادیان و مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان اسلام مذہب کے نام لیوا مسلمانوں کے پاس اللہ رب العزت کی طرف سے عطا کردہ وہ نظام اور قانون ہے جو یقیناً انسانیت کی تمام فطری ضرورتوں کا تکفل کرتا ہے، اغیار صرف یہی بیش بہا دولت مسلمانوں سے ختم کرنا چاہتے ہیں اور انھیں صرف یہی غم ہے کہ اگر مسلمانوں کو ہراساں نہ کیا گیا، ان کو ذہنی اذیت نہیں دی گئی، ان کی معیشت کو نقصان نہیں پہنچایا گیا تو اپنے اسلامی قوانین پر عمل کر کے پوری دنیا کو اسلام سے روشناس کردیں گے اور اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب کی جو بظاہر اجارہ داری اور چودھراہٹ ہے وہ ختم ہوجائے گی۔

شروع میں جب عام مسلمانوں کا بھی نصب العین خوف خدا، آخرت طلبی، شرافت و دیانت اور حق و انصاف کی علَم برداری تھا، وہ نظام حق کے متبع اور اسلام کے چلتے پھرتے نمونے تھے، اور شریعت کو اور اس کے احکام کی پابندی کو عزیز رکھتے تھے، تو جہاں کہیں بھی گئے اور جس جگہ بھی رہے وہاں نہ صرف انہوں نے اپنے اخلاقی اور شرعی اثرات لوگوں پر مرتسم کئے بل کہ بیش از بیش لوگ ان کے ہاتھوں اسلام قبول کرتے چلے گئے، اس حقیقت کے باجود کہ دونوں ہی جانب کے لوگ بالعموم ایک دوسرے کی زبان سے ناواقف ہوتے تھے، اور کہاں اب حال یہ کہ یہ مسلمان جہاں کہیں بھی ہوتے ہیں، زندگی کے جملہ امور و معاملات میں خواہ وہ تہذیبی ہوں کہ ثقافتی، سیاسی ہوں کہ معاشی، خانگی ہوں کہ معاشرتی، دوسروں کے شیطانی اثرات قبول کرتے چلے جاتے ہیں اور شریعت اور دین حق کی قطعی پرواہ نہیں کرتے ہیں اور انہیں بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔

جب مسلمان دین حق سے منحرف ہوگئے، اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ روشن ہدایات و تعلیمات سے چشم پوشی اختیار کرلی، احکام خداوندی کو یکسر بدل ڈالا، دنیا پرستی، عیش پسندی، جھوٹی شان و شوکت اور ظلم و زیادتی کے دلدادہ ہوگئے، مختلف قسم کے آپسی اختلافات میں مبتلا ہوگئے، ایک دوسرے کے خون کو حلال کرلیا، یہود و نصاریٰ اور دوسری قوموں کی نقالی شروع کردی، انہیں دوست بنانے اور ان کی حمایت کے حصول کے لیے ان کے سامنے گھٹنے ٹیکنے شروع کردیئے اور یہود و نصاریٰ اور دوسری قوموں کی ان تمام خرابیوں اور برائیوں میں مبتلا ہوگئے، جن سے انتہائی سخت تاکید کے ساتھ باز رہنے کو کہا گیا تھا، ایسی صورت میں وہی دشمن عناصر اور وہ قومیں جنہیں مغضوب اور ضالین کے خطابات سے نوازا گیا تھا، نظام عالم پر بڑی ہی آسانی اور سرعت کے ساتھ قابض اور متصرف ہونے لگیں، یہ تمام اسلام دشمن عناصر تو موقع ہی کی تلاش میں تھے، اور پھر وہ قابض و متصرف ہی نہیں ہوگئے بلکہ مغلوب اور محکوم مسلمانوں پر ہر طرح کا ظلم و تشدد روا رکھا، ان کا عرصہ حیات تنگ کر کے رکھ دیا، ان کو صحیح دین سے اکھاڑ پھینکنے کی انتہائی کوشش کر ڈالیں، ان کی عزت و آبرو کو خاک میں ملادیا، انہیں محکومی و غلامی کی ذلت آمیز زنجیروں میں جکڑ دیا اور ذلیل و خوار بنا کر رکھ چھوڑنے کے لیے طرح طرح کے ہتھکنڈے آزمانے لگے، حتی کہ وہ سب کچھ کرنے لگے جو شیطان، اس کی ذریت اور اس کے شاگرد کرسکتے تھے۔

یہ سب اس لیے ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا اور ایمان کا جھوٹا دعویٰ کرتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں بھلا دیا اور ان پر ظالموں اور سفاکوں کو مسلط کردیا، جب مسلمانوں نے دوسروں کی بندگی و اطاعت شروع کردی تو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا اور ان ہی کے حوالے کردیا جن کی بندگی و اطاعت کا وہ دم بھرنے لگے۔

جواھر القرآن

سورۂ نوح آیت: ۱۱-۹   **4**

(۸) توبہ کی قبولیت کا سبب ہے۔
(۹) حُسنِ خاتمہ کا ذریعہ ہے۔
(۱۰) استغفار کرنے والوں کو جنت میں عالیشان مکان ملے گا۔ (ینال المستغفر مکاناسامیا فی الجنۃ. (حاشیۃ الترغیب للمنذری ۲/ ۴۷۳)

جنت کا وعدہ: استغفار کے بہت سے صیغے احادیث شریفہ میں مذکور ہیں، جن الفاظ وصیغوں کے ساتھ بھی یاد ہو، استغفار پڑھنا چاہیئے، لیکن اگر نیچے لکھے ہوئے استغفار کو یاد کرکے وِردِ زبان رکھا جائے، تو زیادہ افضل و بہتر ہے، کیونکہ اس کو سید الاستغفار (استغفار کا سردار) کہا گیا ہے، اور بتایا گیا ہے کہ جو آدمی صدقِ دل و یقین کے ساتھ، اس کو دن میں پڑھے اور شام سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے، اور جو آدمی رات میں پڑھے اور صبح سے پہلے مرجائے تو وہ جنتی ہے۔

سید الاستغفار:
''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَاصَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لاَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلاَّ اَنْتَ.'' (بخاری ۲/۹۳۳،)

پیغام: دنیا کے ہر خطے میں مسلمان طرح طرح کے مسائل سے دوچار ہیں اور اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ وطن سے بے وطن، مہاجر کیمپوں میں مقیم لوگوں کی ایک بڑی تعداد بھی مسلمانوں پر مشتمل ہے، جو خطے پر امن نظر آتے ہیں وہاں بھی صورت حال کچھ زیادہ مختلف نہیں ہے۔ علاوہ ازیں انفرادی اعتبار سے بھی خطرات منڈلا رہے ہیں سیاسی، سماجی، اقتصادی ہر اعتبار سے دست نگر بنانے کے منصوبے ہیں، اور ان کو بروئے کار لانے کے لئے نت نئی حکمت عملی اپنائی جارہی ہے۔

انسان پریشان ہے ان سب کا علاج ہے گناہوں سے اجتناب، اور توبہ و استغفار، کیوں کہ خدا سے بغاوت کی روش آخرت ہی میں نہیں، انسان کی دنیا کی زندگی کو بھی تنگ کردیتی ہے۔

اور اکثر مصیبتیں انسان پر گناہوں کی نحوست سے آتی ہیں، جب کہ استغفار ایک بچاؤ اور ڈھال ہے، نیز استغفار پڑھنے میں تو سنت کا ثواب بھی ملتا ہے، کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گناہوں سے معصوم و محفوظ ہونے کے باوجود، روزانہ بکثرت استغفار پڑھتے تھے، اور ایمان و تقویٰ و احکام الٰہی کی اطاعت و استغفار کی بدولت آخرت ہی میں نہیں، دنیا میں بھی نعمتوں کی بارش ہونے لگتی ہے۔۔۔!

(ابن کثیر ص ۲۸۱ فوائد عثمانیہ ص ۷۵۷)

☆☆☆☆☆

فرمودِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم

شام کی دُعائیں

۲۲۔ ''اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا طَیِّبًا وَّعَمَلاً مُّتَقَبَّلاً'' (ابن ماجہ حدیث: ۹۲۵)
اے اللہ! بے شک میں مانگتا ہوں تجھ سے علم نفع دینے والا اور رزق پاکیزہ اور ایسا عمل جو مقبول ہونے والا ہو۔

۲۳۔ ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ'' (دِن میں ایک سو مرتبہ)
میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے اور توبہ کرتا ہوں اور کے حضور۔

۲۴۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ''(تین مرتبہ) (نسائی حدیث: ۵۹۰)
میں اللہ کے برکت میں کامل کلمات سے تمام مخلوقات کے شرّ سے پناہ چاہتا ہوں۔

۲۵۔ ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ'' (دس مرتبہ)
اے اللہ! صلوٰۃ و سلام بھیج ہمارے نبی حضرت محمد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) پر۔

نوٹ: نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جو شخص دس دفعہ صبح اور دس دفعہ شام کے وقت مجھ پر درود بھیجے گا اسے قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہوگی۔ (صحیح الترھیب والترغیب: ۶/ ۱۷۳)

سونے کے وقت کی دُعائیں

۱۔ دونوں ہتھیلیاں ملا کر سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھے، پھر ان میں پھونک مارے اور دونوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ممکن ہو پھیرے، سر چہرے، اور جسم کے سامنے والے حصے سے شروع کرے، اس طرح تین دفعہ کرے۔

۲۔ جب تم بستر پر پہنچو اور آیۃ الکرسی مکمل پڑھو تو اللہ کی طرف سے ایک محافظ مقرر ہوجائے گا اور شیطان صبح تک تمہارے قریب بھی نہ آسکے گا۔ (بخاری مع الفتح: ۹/ ۷۸)

ہندوستان کا سب سے بڑا صنعتی شہر۔ جمشید پور

جمشید پور جس کا دوسرا نام ٹاٹا نگر بھی ہے، ہندوستان کی جھارکھنڈ ریاست کا ایک اہم شہر ہے، یہ جھارکھنڈ کے جنوبی حصے میں واقع مشرقی سنگھ بھوم ضلع کا حصہ ہے، جمشید پور کے قیام کو پارسی تاجر جمشید جی نوشیروان جی ٹاٹا کے نام سے جوڑا جاتا ہے۔ 1907 میں ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی (ٹسکو) کے قیام سے اس شہر کی بنیاد پڑی۔ اس سے قبل یہ علاقہ ساکچی نامی ایک قبائلی گاؤں ہوا کرتا تھا، یہاں کی مٹی کالی ہونے کی وجہ سے یہاں پہلا ریلوے اسٹیشن کالی ماٹی کے نام سے بنا جسے بعد میں بدل کر ٹاٹا نگر کر دیا گیا۔ معدنیات کی اچھی مقدار میں دستیابی، سورن ریکھا ندی کے آسانی سے دستیاب پانی اور کولکتہ سے نزدیکی کی وجہ سے یہاں آج کے جدید شہر کا پہلا بیج بویا گیا۔

جمشید پور آج ہندوستان کے سب سے ترقی پسند صنعتی شہروں میں سے ایک ہے، ٹاٹا گھرانے کی کئی کمپنیوں کی پروڈکشن یونٹ جیسے ٹسکو، ٹاٹا موٹرز، ٹسکون، ٹنپلیٹ، ٹمکن اور ٹیوب ڈویژن وغیرہ یہاں کام کرتی ہیں، جس کے سبب یہاں کے سینکڑوں افراد برسرِ روزگار ہیں۔

جمشید پور صحیح معنوں میں ایک جدید ترین صنعتی شہر ہے، یہاں کے کچھ اہم کارخانوں میں ٹاٹا کے علاوہ بھی بہت سی مشہور صنعتی کمپنیاں اپنی یونٹیں چلا رہی ہیں۔ اسی وجہ سے جمشید پور پورے ہندوستان سے سڑک اور ریل کے ذریعہ جڑا ہوا ہے، دہلی ممبئی ریل راستے پر واقع ہونے کی وجہ سے ٹاٹا نگر جنوب مغربی ریلوے کے انتہائی مصروف اسٹیشنوں میں سے ایک شمار کیا جاتا ہے، قومی شاہراہ 33 یہاں سے ہو کر گزرتی ہے، شہر کے شمال مشرقی حصے میں ایک سوناری ہوائی اڈہ بھی ہے، شہر کی زیادہ تر سڑکوں کا رکھ رکھاؤ ٹاٹا خاندان کی طرف سے ہونے کی وجہ سے یہاں کی سڑکیں جھارکھنڈ میں دیگر شہروں کے مقابلے میں کافی اچھی اور بہتر ہیں۔

جمشید پور ائیر ڈیکن کی طرف سے کولکتہ کے ہوائی اڈے کے ذریعے جڑا ہوا ہے، اس کے علاوہ ایک اور پرائیویٹ ایئر لائن ہفتے میں دو دِن یہاں کیلئے دہلی سے پرواز بھرتی ہے۔ اس ہوائی اڈے کا مزید استعمال کارپوریٹ جہازوں کی آمد و رفت کیلئے کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ یہاں پائلٹوں کی تربیت کیلئے قائم جمشید پور کوآپریٹیو فلائنگ کلب اور ٹاٹا نگر ایوی ایشن کے ذریعے اس کا استعمال کیا جاتا ہے، کولکتہ کے علاوہ یہاں قریبی ہوائی اڈہ رانچی کا جسے پرکاش نارائن ہوائی اڈہ ہے جو یہاں سے تقریباً 120 کلومیٹر کی دُوری پر ہے۔

ٹاٹا نگر ریلوے اسٹیشن

ٹاٹا نگر (جمشید پور) جنوب مشرقی ریلوے کے سب سے بڑے ریلوے اسٹیشنوں میں سے ایک ہے اور یہ براہِ راست ہندوستان کے بڑے شہروں جیسے کولکتہ، ممبئی، دہلی، چُنئی، پٹنہ، رائے پور اور اُڑیسہ وغیرہ سے جڑا ہوا ہے، ریلوے اسٹیشن کو ٹاٹا نگر کے نام سے جانا جاتا ہے۔

جمشید پور سڑک کے ذریعے ہندوستان کے تمام بڑے شہروں سے جڑا ہوا ہے، شہر سے ہو کر قومی شاہراہ 33 گزرتی ہے جو قومی شاہرہ نمبر 2 سے ملتی ہے جس سے کولکتہ اور دہلی جڑے ہوئے ہیں، رانچی (131 کلومیٹر) پٹنہ، گیا، کولکتہ (250 کلومیٹر) سمیت بہار، بنگال اور اڑیسہ کے دیگر بڑے شہروں سے جمشید پور کیلئے براہِ راست بس سروس دستیاب اور سرکاری و پرائیویٹ بسیں بھی دستیاب ہیں۔

لوہ نگری کے طور پر مشہور جمشید پور صرف جھارکھنڈ میں ہی نہیں بلکہ پوری دُنیا میں مشہور ہے، اسے ٹاٹا نگر کے بھی نام سے جانا جاتا ہے، سیاحت کی نگاہ سے ٹاٹا نگر کی اہمیت بین الاقوامی سطح پر بھی بہت زیادہ ہے اسے حال ہی میں انٹرنیشنل کلین سٹی کے ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ لوگ پوری دنیا سے اس شہر کو دیکھنے آتے ہیں۔ ٹسکو اور ٹیلکو جیسے بین الاقوامی سطح کے کارخانے کے علاوہ ڈمنا لیک، جوبلی پارک، دلما پہاڑ، ہڈکو لیک، مودی پارک اور کینن اسٹیڈیم وغیرہ ایسے مقامات ہیں جہاں سیاح گھوم سکتے ہیں۔

جوبلی پارک

یہ پارک ٹاٹا اسٹیل نے اپنے 50 سال پورے کرنے کے موقع پر بنوا کر یہاں کے باشندوں کو تحفے میں دیا تھا۔ 225 ایکڑ زمین میں پھیلے اس پارک کا افتتاح 1958 میں اس وقت کے وزیرِ اعظم جواہر لال نہرو نے کیا تھا۔ ورنداون گارڈن کی طرز پر بنے اس پارک میں گلاب کے تقریباً ایک ہزار قسم کے پودے لگے ہوئے ہیں۔ اس پارک میں ایک چلڈرن پارک بھی ہے، حال ہی میں یہاں ایک امیوزمنٹ پارک کی تعمیر ہوئی ہے، اس پارک میں کئی قسم کے جھولے لگے ہوئے ہیں، ہر سال 3 مارچ کو جمشید جی نوشیرواں جی ٹاٹا کی یاد میں پورے پارک کو بجلی کے رنگین قمقموں کے ذریعے بڑے شاندار طریقے سے سجایا جاتا ہے، اس دن پوری دُنیا سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ یہاں اس پروگرام میں شریک ہونے آتے ہیں، یہ پروگرام تین دنوں تک چلتا ہے، اس پارک کے ایک حصے میں چھوٹا سا چڑیا گھر بھی ہے۔

جینتی سرور

اس سے قبل اسے جوبلی لیک کے نام سے جانا جاتا تھا، 140 ایکڑ میں پھیلی اس جھیل کو خصوصی طور پر بوٹنگ کیلئے بنایا گیا ہے، جس جھیل کے بالکل درمیان میں ایک آئرلینڈ کی تعمیر کی گئی ہے، جو اس جھیل کی خوبصورتی میں چار چاند لگاتا ہے، سیاح یہاں بوٹنگ کے دوران اس آئرلینڈ میں آرام کرتے ہیں۔

دلما سینکچری

3000 فٹ کی بلندی پر واقع اور 193 مربع کلومیٹر میں پھیلی اس سینکچری کا افتتاح مرحوم سنجے گاندھی نے کیا تھا، یہاں جنگلی جانوروں کو قریب سے دیکھنے کیلئے کئی پوائنٹس خاص طور سے بنائے گئے ہیں، جہاں سے سیاح آسانی سے جنگلی جانور جیسے ہاتھی، ہرن، تیندوا اور شیر وغیرہ کو دیکھ سکتے ہیں، اس کے علاوہ یہاں نایاب پیڑ پودوں کو بھی دیکھا جا سکتا ہے، رات کو دلما پہاڑی کی چوٹی سے ٹاٹا نگر کا نظارا بالکل آسمان میں ٹمٹماتے تارے کی طرح محسوس ہوتا ہے، یہاں پر سیاحوں کی رہائش کیلئے ٹاٹا اسٹیل اور محکمہ جنگلات کے ذریعہ گیسٹ ہاؤس کی بھی تعمیر کی گئی ہے، یہاں ایک غار میں ہندوؤں کے بھگوان شیو کا مندر ہے، جنہیں عقیدت سے لوگ دلما بابا کہتے ہیں، دلما پہاڑی ہاتھیوں کی قدرتی پناہ گاہ ہے، دیکھا جائے تو جھارکھنڈ کے مشرقی سنگھ بھوم، سرائے کیلا کھرساواں سے لے کر مغربی بنگال کے پرولیا ضلع کی بیل پہاڑی تک اس کا دائرہ پھیلا ہوا ہے، دلما پہاڑی میں کئی قبائلی گاؤں آباد ہیں۔

ڈمنا جھیل

یہ جمشید پور شہر سے 13 کلومیٹر کی دُوری پر واقع ہے، دلما پہاڑی کی گود میں بسی اس مصنوعی جھیل کو دیکھنے سال بھر سیاح آتے رہتے ہیں، دسمبر اور جنوری میں سیاح یہاں خاص طور پکنک منانے آتے ہیں، اس جھیل کی تعمیر ٹاٹا اسٹیل نے پانی کے تحفظ اور یہاں کے باشندوں کیلئے کروائی تھی۔

کینن اسٹیڈیم

پورے جھارکھنڈ میں صرف کینن اسٹیڈیم ہی بین الاقوامی سطح کا کرکٹ گراؤنڈ ہے، شہر کے ٹھیک بیچ میں واقع اس میدان پر اَب تک کئی بین الاقوامی کرکٹ میچوں کا انعقاد ہو چکا ہے۔ موہالی کرکٹ گراؤنڈ کے بعد اسے سب سے پیارا اور دلکش کرکٹ گراؤنڈ سمجھا جاتا ہے۔

ہڈکو جھیل

ہڈکو جھیل جمشید پور میں چھوٹا گوونڈ پور اور ٹیلکو کالونی کے درمیان واقع ٹاٹا موٹرز کی ذریعے تشکیل ایک مصنوعی جھیل ہے۔ کمپنی کی طرف سے اس علاقے کو ایک پکنک اسپاٹ کی شکل میں تیار کیا گیا ہے۔

دُمانی

میرین ڈرائیو پر واقع دُمانی پر سورن ریکھا ندی اور کھارکئی اس مقام پر آ کر ملتی ہیں۔ ان مقامات کے علاوہ اسکے علاوہ دورواجی ٹاٹا پارک، بھاٹیا پارک، جے آر ڈی ٹاٹا کمپلیکس، گول پہاڑی مندر، بھونیشوری مندر، سوریہ مندر وغیرہ بھی ایسے کئی مقامات ہیں جہاں سیاح گھوم سکتے ہیں۔

کارڈ اسکریچنگ سے کینسر ہوسکتا ہے

اگر آپ اپنا موبائیل ریچارج کرنے کیلئے پری پیڈ کارڈ استعمال کرتے ہیں، تو آپ کو ہوشیار ہو جانا چاہیے، گذشتہ دنوں آئی ایک ریسرچ میں بتایا گیا ہے کہ اسکریچ کارڈ کی کوٹنگ میں موجود ہیوی میٹل جسم میں داخل ہونے سے آپ کینسر کے مریض بن سکتے ہیں۔ پری پیڈ کسٹومرس کیلئے موبائیل ریچارج کرنے کا سب سے آسان طریقہ موبائیل کا پری پیڈ کارڈ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام یوتھ اپنے پاس ایمرجنسی کیلئے پری پیڈ کارڈ رکھتے ہیں، جیسے ہی ان کا بیلنس ختم ہوتا ہے تو وہ پری پیڈ کارڈ کو اسکریچ کر کے اپنے موبائیل کو ریچارج کر لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ طریقہ بے حد آسان ہے لیکن گذشتہ دنوں آئی ایک ریسرچ میں بتایا گیا ہے کہ کارڈ اسکریچ کرنے سے آپ کینسر کا شکار ہو سکتے ہیں۔ دراصل پری پیڈ ریچارج کوپن کا اسکریچنگ ایریا سلور نائٹرک آکسائیڈ سے کوٹڈ ہوتا ہے، ساتھ ہی کوٹنگ میٹریل میں کیڈمیم اور ایلیومینیم بھی ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ زیادہ تر لوگ ریچارج کارڈ کو ناخنوں کی مدد سے ہی اسکریچ کرتے ہیں ایسے میں کوٹنگ میٹریل میں موجود تمام خطرناک میٹل ناخنوں میں جمع ہو جاتے ہیں اس کے بعد جب بھی آپ کھانا کھاتے ہیں تو ناخنوں میں موجود یہ کوٹنگ میٹریل کھانے کے ساتھ یا پھر اسمال باڈی ویسیلس کے ذریعے براہِ راست جسم میں پہنچ جاتے ہیں۔ جبکہ ریسرچ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اندیشہ ہے کہ ہر کسی کو خطرہ درپیش ہے کیونکہ آج کل کئی امتحانات میں بھی اسٹوڈنٹس اپنے سوالات کے پیپر یا کاپی نمبر کو اسکریچ کرتے ہیں اس کے علاوہ آج کل کئی کمپنیاں اپنے پروڈکٹ کے ساتھ فی گفٹ والے اسکریچ کارڈ بھی دیتی ہیں ظاہر ہے ان تمام لوگوں کے کینسر کا شکار ہونے کا خطرہ کافی زیادہ ہوتا ہے، ماہرین کے مطابق اسکریچ کوٹنگ میں پائے جانے والے کیمیکل جسم میں داخل ہونے کے بعد ڈی این اے کو تباہ کر دیتے ہیں کچھ عرصے کے بعد جسم میں کینسر ایجنٹ کرسینوزین پنپ جاتا ہے اس وجہ سے گلیڈر کینسر، جگر کے کینسر یا بلڈ کینسر ہونے کا اِمکان رہتا ہے، سب سے بڑی پرابلم یہ ہے کہ اس کینسر کا پتہ لیٹ اسٹیج میں لگتا ہے۔

SAMEER & CO
Deals with:
PLY WOOD, HARDWARE,
PAINTS ETC
ایک بار آزمائیے
بار بار تشریف لائیے
H.O: K.P. ROAD ISLAMABAD
Contact No's 9419040053

www.khanqah.in

www.khanqah.in

آپ کے پوچھے گئے دینی سوالات

تدفین کے احکام ومسائل - 2

از: مولانا خالد سیف اللہ رحمانی۔مدظلہ العالی

سوال: انسانی احترام کیلئے تو یہ ضروری ہے کہ انسان جب فوت ہو جائے تو اس کو جلدی سے کفن دفن کی اہتمام کیا جائے، لیکن تدفین کا طریقہ شریعت اسلامیہ میں مسلک احناف میں کیا ہے؟ اور نعش قبر میں کس طرح اُتاری جائے؟

رفیق احمد شاہ۔بٹہ پورہ پانپور

جواب: وباللہ التوفیق۔

☆ عورتوں کو قبر میں ان کے محرم رشتہ دار اُتاریں گے، محرم نہ ہوں تو غیر محرم مرد، پھر پڑوس کے عمر رسیدہ، ورنہ صالح و نیک اخلاق نو جوان، البتہ خواتین بہ حد امکان تدفین کا کام نہیں کریں گی اور کافر کو باوجود قرابت قریبہ کے مسلمان کی تدفین میں شریک نہیں کیا جائے گا۔ (طحطاوی علی المراقی: ۳۳۴) محرم رشتہ دار موجود ہوں تو شوہر قبر میں نہ اُتارے، محرم نہ ہوں تو شوہر کیلئے گنجائش ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ انہوں نے خود اپنی اہلیہ کی نعش قبر میں اُتاردی، (المغنی: ۲/ ۱۸۹) ضرورت کے موقعوں پر غیر محرم مردوں کے نعش کو اُتارنے کی دلیل وہ روایت ہے کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ایک صاحبزادی حضرت اُم کلثومؓ، جو حضرت عثمانؓ کی زوجیت میں تھیں، کو حضرت ابوطلحہؓ نے قبر میں اُتارا تھا۔ (مختصر صحیح البخاری للزبیدی، حدیث: ۶۱۷، کتاب الجنائز: ۱۹۸)

☆ مردوں کو دفن کیلئے وہ شخص اُتارے جو اس کے اقرباء میں اس پر امامت کا سب سے زیادہ حقدار ہو۔ (المغنی: ۲/ ۱۹۰) چنانچہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تدفین کیلئے قبر اطہر میں چار اشخاص اُترے جن میں تین حضرت عباسؓ، حضرت علیؓ، اور حضرت فضل بن عباسؓ تھے۔ (ابوداؤد: ۲/ ۴۵۸، بعض روایات میں حضرت عباسؓ کی جگہ اُسامہ بن زیدؓ کا ذکر ہے) اور یہ تینوں ہی آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اعزہ میں تھے۔

☆ عورتوں کو دفن کرتے ہوئے قبر پر کپڑے کا ایک پردہ کر دینا چاہیے کہ مبادا کفن کھل جائے تو بے ستری نہ ہو، امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک یہ حکم خاص عورتوں کیلئے ہے، امام شافعیؒ کے نزدیک مرد و عورت دونوں ہی کی تدفن میں یہ احتیاط بہتر ہے۔ (شرح مہذب: ۵/ ۲۹۵)

☆ نعش قبر میں رکھنے کے بعد مردہ کو کسی قدر قبلہ رُخ کر دیا جائے، نقل کیا جاتا ہے کہ بنو عبدالمطلب میں کسی شخص کی وفات ہوگئی تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت علیؓ کو اس کی ہدایت فرمائی اور ارشاد فرمایا: ''استقبل به القبلة استقبالاً (طحطاوی علی المراقی: ۳۳۴) اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: ''بیت حرام زندگی میں بھی تمہارا قبلہ ہے اور وفات کے بعد بھی'' (ابوداؤد: ۲/ ۳۹۷، باب ماجاء فی التشدید فی اکل مال الیتیم) مردہ کو سمت قبلہ متوجہ کر دینا واجب ہے یا صرف مسنون؟ حنفیہ کے یہاں اس میں اختلاف ہے، جس کو طحطاویؒ نے نقل کیا ہے، لیکن دوسرے فقہاء مالکیہ، شوافع اور حنابلہ کے یہاں اس کا وجوب اس درجہ مؤکد ہے کہ اگر ایسا نہ کیا جاسکا تو مردہ کو قبلہ کی طرف متوجہ کرنے کیلئے دوبارہ قبر کھودی جائے گی۔ (شرح مہذب: ۵/ ۴۰۰)

☆ اس کے بعد مردہ کو جو بندھن باندھ دیئے جاتے ہیں کہ کفن منتشر نہ ہو جائے، اسے کھول دینا چاہیے حضرت سمرہؓ کے صاحبزادے کا انتقال ہو گیا تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حکم سے انہوں نے ایسا ہی کیا تھا۔ (مراقی الفلاح علی ھامش الطحطاوی: ۳۳۴)

☆ معمول کے حالات میں ایک قبر میں ایک ہی نعش کی تدفین کی جاسکتی ہے، البتہ غیر معمولی حالات میں کہ بہت سی اموات پیش آگئی ہوں اور ان کی علاحدہ علاحدہ قبروں میں تدفین دُشوار ہو، ایک قبر میں متعدد نعشیں دفن کی جاسکتی ہیں۔ (بدائع الصنائع: ۱/ ۳۱۹) آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے غزوۂ احد کے موقع سے ایک ایک قبر میں دو دو تین تین صحابہ کو دفن فرمایا ہے۔ (نسائی: ۲/ ۸۳، باب دفن الجماعة فی القبر الواحد) اگر ایک قبر میں مرد و عورت دونوں کو دفن کرنے کی نوبت آئے تو قبلہ کی سمت آگے مرد اور پیچھے عورت رکھی جائے، بچے بھی ہوں تو نماز کی صفوں کی ترتیب کی طرح مرد و عورت کے درمیان بچوں کی نعشیں ہوں۔ (بدائع الصنائع: ۱/ ۳۲۰)

سمندر میں تدفین کا طریقہ

اگر سمندری سفر میں موت واقع ہوگئی، ساحل دُور ہے اور ساحل پر پہنچنے تک نعش کو رکھنے میں فساد و تعفن کا اندیشہ ہے تو پانی ہی میں تدفین عمل میں آئے گی اور نعش کے ساتھ کوئی وزنی چیز باندھ دی جائے گی تا کہ پانی میں ڈوب جائے اور سطح سمندر پر نہ تیرے کہ ایسا نہ کیا جائے تو نعش کے بے کفن اور عریان ہونے کا اندیشہ ہے۔ (المغنی: ۲/ ۱۸۸، مراقی الفلاح: ۳۳۶)

مقام تدفین

☆ مکانات میں تدفین کی بجائے مسلمانوں کے عام قبرستان میں تدفین بہتر ہے، گھروں میں تدفین کا سلسلہ شروع ہو جائے تو یہ دوسروں کیلئے دقت اور تنگی کا باعث ہوگا۔ (المغنی: ۲/ ۹۳، یکرہ الدفن فی البیوت، مراقی الفلاح: ۳۳۶) آج کل مسجدوں میں تدفین کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے، اس میں کراہت اور بھی زیادہ ہے کہ اس سے عامۃ المسلمین کو مشکل پیش آتی ہے، اور آئندہ مساجد کی توسیع دشوار ہو جاتی ہے، آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی حجرۂ عائشہ میں تدفین ایک خصوصی نوعیت کا واقعہ ہے، کسی اور کی تدفین کو اس پر قیاس کرنا صحیح نہیں۔

☆ جس قبرستان میں صالحین، شہداء دفن ہوں، اس میں تدفین زیادہ بہتر ہے، ابن قدامہؒ نے اس پر اس روایت سے استدلال کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر جب موت کی کیفیت طاری ہوئی تو اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ ان کی وفات ارض مقدس کے قریب واقع ہو۔ (المغنی: ۲/ ۹۳، یکرہ الدفن فی البیوت، مراقی الفلاح: ۳۳۶)

☆ اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں کہ خاندان کے لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب دفن کیا جائے، چنانچہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر کے قریب ہی ان کے اہل خاندان کو بھی دفن کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ (المغنی: ۲/ ۹۳، یکرہ الدفن فی البیوت، مراقی الفلاح: ۳۳۶)

☆ شہید کیلئے مستحب ہے کہ اس کی جائے شہادت ہی کے پاس اس کو دفن کیا جائے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مقتولین کو ان کی جائے شہادت ہی پر دفن کرنے کی آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے تلقین فرمائی تھی اور شہداءِ اُحد کی بابت بھی آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے یہی حکم دیا تھا۔ (المغنی: ۲/ ۹۳، یکرہ الدفن فی البیوت، مراقی الفلاح: ۳۳۶)

☆ آج کل دُور دراز تک نعشیں لے جا کر تدفین کا جو رواج ہو گیا ہے وہ شریعت کے مزاج کے خلاف ہے اور محض تکلف ہے، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی وفات مکہ سے قریب ہی ''حبشی'' کے مقام پر ہوگئی، نعش مکہ لائی گئی اور یہیں دفن ہوئے، بعد کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قبر کی زیارت کیلئے آئیں تو فرمایا کہ میں تدفین میں موجود ہوتی تو جہاں موت ہوئی تھی، وہیں آپ کو دفن کیا جاتا ''لوحضرتک مادفنت الاحیث مت''۔

☆ چنانچہ فقہاء نے صراحتہً دو میل سے زیادہ دُوری پر نعش منتقل کرنے سے منع کیا ہے۔ (مراقی الفلاح علی ھامش الدر: ۳۳۷)

☆ قبر پرانی ہو جائے اور نعشیں بوسیدہ ہو جائیں تو اس قبر میں دوسرے مردہ کی تدفین جائز ہے۔ (مراقی الفلاح علی ھامش الدر: ۳۳۷)

☆ کسی مسلمان کی کفار یا کسی غیر مسلم کی مسلمانوں کے قبرستان میں تدفین جائز نہیں۔ (شرح مہذب: ۵/ ۲۸۵)

تدفین کے بعد

☆ شرکاء کیلئے مستحب ہے کہ قبر پر دونوں ہاتھ سے تین بار قبر پر مٹی ڈالیں (طحطاوی علی المراقی: ۳۳۵) خود آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک قبر پر سرہانے کی طرف سے اسی طرح مٹی ڈالی ہے۔ (ابن ماجہ: ۱/ ۴۸۷) مٹی ڈالتے ہوئے پہلی دفعہ ''منہا خلقناکم'' دوسری دفعہ ''فیہا نُعیدُکم'' اور تیسری دفعہ ''منہا نخرجکم تارۃً اُخریٰ'' کہنے کو فقہاء نے مستحب قرار دیا ہے۔ (شرح مہذب: ۵/ ۱۹۳، طحطاوی: ۳۳۵)

☆ تدفین کے بعد تھوڑی دیر قبر پر ٹھہرنا اور مردہ کیلئے استغفار کرنا بھی دُرست ہے۔ (المغنی: ۲/ ۱۹۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے اسی طرح کا معمول نقل فرمایا ہے۔ (ابوداؤد: ۲/ ۴۵۹، باب الاستغفار عند القبر للمیت فی وقت الانصراف)

☆ اس موقع پر قبر پر کچھ قرآن پڑھنا بھی فقہاء نے مستحب قرار دیا ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ سورۂ بقرہ کی ابتدائی اور اختتامی آیات پڑھنے کو پسند فرماتے تھے۔ (شرح مہذب: ۵/ ۱۹۴)

فقط واللہ اعلم بالصواب

بقیہ: صفحہ 2 سے آگے............

انسانوں کی بقا، انسانوں کا تحفظ، امریکی ایجنڈے میں کسی جگہ موجود نہیں، وہ امریکی جو افغانستان اور عراق کے شہروں پر دن رات بم گراتے ہیں ان کی نظروں میں کتوں اور بلیوں کی اہمیت انسانوں سے کہیں زیادہ ہے وہ بلی کی موت پر ہفتوں آنسو بہاتے ہیں گمشدہ کتے کو مالک کے گھر پہنچانے کے لیے تو میلوں سفر کر سکتے ہیں، لیکن انسانوں کی موت ان کی پلک گیلی نہیں کرتی ہے، اور نہ ہی سسکیوں کو ہوا دیتی ہے، یہ کیا بے حسی، کیسی بے رحمی ہے؟

درج بالا معلومات سے آپ مغربی طرز اور ان کی تہذیب کا اندازہ لگا سکتے ہیں، ایسے لوگ قابل نفرت نہیں بلکہ قابل رحم ہیں کیوں کہ انہوں نے خود کو عقل کے سپرد کر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سچے دین اور اس کے احکامات کی روشنی سے محروم ہیں، لیکن قابل مذمت وہ لوگ ہیں جو مسلمان ہو کر اس روشنی سے آراستہ ہیں، لیکن پھر بھی دن رات اسی فکر میں دبلے ہوئے جاتے ہیں کہ ہم اپنی طرز زندگی میں ہر طرح سے مغربی معاشرہ کی ناکام نقل کریں اور نام نہاد ترقی یافتہ بننے کی کوشش میں مصروف ہیں۔

S I R
COMPUTERS
H.O: RESHI BAZAR ISLAMABAD
ContactNos:9419412525

نوٹ: اس شمارے میں شاملِ اشاعت مضامین ومراسلے وغیرہ سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں۔ ادارہ

www.khanqah.in

تعلیم اور سماجی خرابیاں -3

نظریۂ انکارشعور: واٹسن (Watson-1958) نے انسان کے ذہنی شعور کا انکار کردیا اور جسمانی کردار ہی کو اصل قرار دیا۔

نظریۂ نقص انسان ماضی: والٹیئر (Voltair-1758) نے ماضی کے انسان کو ناقص قرار دیا جس سے انبیاء کی عظمت کو پامال کردیا گیا۔

نظریۂ ضبط ولادت: مالتھیس (Malthus-1834) سے اللہ کی رزاقیت کا انکار کیا اور برتھ کنٹرول کا نظریہ پیش کیا۔

نظریۂ انکارغیب: ہیگل (Hagla-1831) نے دعوی کردیا کہ جو موجود ہے وہی حقیقت، اسی طرح غیبیات کا انکار لازم آیا۔

نظریۂ تفریق معیشت و دین: آدم اسمتھ (Adam smith-1823) نے معاشیات کے مذہب کو خارج کردیا۔

نظریۂ تفریق قانون و مذہب: جین آسٹن (Jane Austin-1813) نے قانون سے مذہب کو نکال باہر کیا۔

نظریۂ انکارمذہب: ۱۷۶۶ء میں فری میثن لاج (Free mosson ladae) نے انسانی معاملات سے مذہب کو خارج کردیا اور سیکولرزم کی بنیاد باقاعدہ ڈال دی۔

نظریۂ عدم ابدیت خیر و شر: اسٹورٹ مل (Sturt Mill-1873) نے خیر وشر کو نفع بخش اور مضرت رساں کے پیمانہ پر رکھدیا کہ جو نافع ہے وہ خیر اور جو مضر ہے وشر۔

نظریۂ انکار آخرت: ہولیاک (Holyake-1906) نے آخرت کے وجود کا انکار کردیا۔

نظریۂ وجودیت: جان پال سارتر (John Pall Sarter) نے وجودیت کا نظریہ کی تائید کی، اور کہا آزادی کے لئے خدا مذہب اور اخلاق سے بےزاری لازم ہے۔

نظریۂ انکار خدا: کارل مارکیس (Karl Marc-1883) بنے کارزار حیات میں خدا کی کارفرمائی کا انکار کردیا۔

نظریۂ موت خدا: نطشے (Nietshe-1900) نے تو ایسی جرأت کی کہ (الامان والحفیظ) ''خدا مر چکا'' ہے، انا للہ وإنا الیہ راجعون۔

نظریۂ انکار اخلاق: جان دیوی (John Dewy-1902) نے اخلاقی قدروں کا انکار کردیا۔

نظریۂ تفریق قوانین و مذہب: ۱۶۴۸ء میں یورپ کے سیاست دانوں نے صلح نامہ ویست فیلیا (Treaty of west phalia) کے ذریعہ مذہبی اور دنیوی قوانین میں تفریق کی قرادار پاس کی۔

نظریۂ حقوق نسواں: والسٹن کرافٹ (Wall stone craft-1797) نے خواتین کے حقوق کا ہوا کھڑا کیا۔

نظریۂ پرستش وطن: فکٹے نے سے پہلے وطن پرستی کی دعوت دی۔

نظریۂ حقوق انسانی: ۱۷۸۹ء French Revolution کے دوران ''حقوق انسانی'' کے نام پر قانون عوام کی رضامندی کی مطابق ہو، کا اعلان کیا گیا۔

نظریۂ ریاست پرستی: ہیگل (Hagal) نے ریاست پرستی کی دعوت دی۔

نظریۂ مساوات مردوزن: اسٹورٹ مِل (Sturt Mill-1873) نے مساوات مردوزن کا نعرہ بلند کیا۔

نظریۂ نسل پرستی: گوبینو (Gobineau-1862) نے نسل پرستی کا نظریہ پیش کیا اور کہا کہ انسانوں میں سفید فارم سب سے اعلیٰ ہے۔

نظریۂ ہم جنسیت: تھامس مین (Thams mann-1955) نے ہم جنسی اختلاط میں زبردست پروپیگنڈہ کیا۔

نظریۂ اجتماعیت: لینین (Lenin-1924) نے قومیتوں کا نظریہ پیش کیا۔ (مستفاد از مغربی فلسفہ تعلیم کا تنقیدی مطالعہ: ص ۴۰ تا ۵۸)

یہ تو مشت ازخروار کے چند مشہور نظریات کو بیان کیا گیا، ورنہ ایسے دسیوں اور سیکڑوں نہیں ہزاروں نظریات مغرب میں ظاہر ہوئے اور فنا بھی ہوگئے، کسی نے صحیح کہا ہے کہ انسان کو (۲۴) گھنٹے میں ۸۰ ہزار وسوسے آتے ہیں۔

مقصد تعلیم مغربی نقطۂ نظر سے: بیکن Francis Bacon, 1561-1626 (انگلستان) نے دعوی کیا کہ تعلیم فرد اور قوم کے ہاتھ میں ایک طاقت ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ تعلیم فرد کی تہذیب نفس یا تطہیر افکار یا معاشرے کی اصلاح اور فلاح و بہبود کا ذریعہ نہیں ہے جیسا کہ اہلِ کلیسا بتاتے تھے،، بلکہ تعلیم مادی غلبہ حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ افراد کو افراد پر اور قوموں کو قوموں پر غلبہ حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس معنی میں یہ مقصد تعلیم میں عظیم تبدیلی ہے۔ اب تعلیم اصلاحِ نفس کا ذریعہ نہیں رہی بلکہ مادی قوت حاصل کرنے کا ذریعہ بن گئی ہے۔ نوآبادیاتی دور میں تو اس مفہوم کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔

فطری تعلیم: رُوسو Rousseau, 1712-1778 (فرانس) نے دعوی کیا کہ تعلیم کا مقصد بچے کے اندر فطری قوتوں کو پروان چڑھانا ہے۔ جس طرح ورزش سے جسمانی قوتوں کی پرورش کی جاتی ہے، اسی طرح تعلیم سے ذہنی قوتوں کی پرورش کی جاتی ہے۔ اس کو ''واقعی اور حقیقی تعلیم'' Realistic and Positive کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اب مطمحِ نظر یہ قرار پایا کہ بچے میں جو قوتیں ہیں، بس ان کو ترقی دینا تعلیم کا مقصود ہے۔ نہ یہ کہ کوئی معیار خارج سے ان پر مسلط کرنا۔ روسو نے تعلیم کے عیاری Normative ہونے اور اخلاقی اور مذہبی ہونے کی سخت ترین الفاظ میں مخالفت کی۔ اس تصور سے تعلیم میں عظیم انقلاب برپا ہوگیا۔ تصورِ تعلیم ہی بدل گیا۔ طبعی تعلیم نے فروغ پالیا اور اخلاقی اور مذہبی تعلیم کی مخالفت شروع ہوگئی۔

تعلیم برائے پیداوار: آدم سمتھ Adam Smith, 1723-1790 (انگلستان) نے تعلیم کا مقصد ملکی پیداوار میں اضافے کو قرار دیا۔ اب یہ بات واضح ہوگئی جدید مفکرین کے نزدیک انسان مقصود بالذات نہیں ہے۔ یہ دنیا انسان کے لئے نہیں بلکہ انسان دنیا کے لئے ہے۔ تعلیم کا مقصد تعمیرِ سیرت نہیں ہے بلکہ پیداوار بڑھانا ہے۔ اس کے بعد تعلیم کو معاشی اقدار کے ساتھ وابستہ کردیا گیا۔

تعلیم برائے ملازمت:

علم نحو سیکھئے - 7

مولانا محمد طاہر قاسمی۔ اُستاذ سواء السبیل

سوال: فعل مسندالیہ نہیں ہوتا ہے حالانکہ تَسْمَعُ بِالْمُعِیْدِخَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَرَاهُ میں تَسْمَعُ فعل مسندالیہ معلوم ہوتا ہے؟

جواب: تَسْمَعُ بِالْمُعِیْدِخَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَرَاهُ میں تَسْمَعُ فعل سے پہلے اَن مصدریہ یعنی وہ اَن جو فعل کو مصدر کے معنی میں کردیتا ہے، وہ محذوف ہے، اور اس اَن مصدریہ کے حذف پر اَن تراہُ کا مذکورہ اَن اُس پر دلالت کرتا ہے، پس تَسْمَعُ۔ سَمَاعُکَ مصدر کے معنی میں ہے اسلئے معلوم ہوا کہ حقیقت میں اسم مسندالیہ ہے فعل نہیں ہے۔ (شرح شذور الذہب)

سوال: فعل مضاف کیوں نہیں ہوتا؟

جواب: فعل، مضاف اضافت کے بعد یا تو معرفہ ہوگا یا نکرہ، اگر معرفہ (متعین) ہو تو اضافت سے حاصل چیز کو حاصل کرنا لازم آئے گا اور یہ صحیح نہیں ہے اور اگر نکرہ وغیرہ متعین ہوگا تو اضافت سے معرفہ ہوجائے گا اور فعل معرفہ نہیں ہوتا ہے اس وجہ سے فعل مضاف نہیں ہوتا ہے۔ (ہدیہ صغیر)

سوال: فعل موصوف کیوں نہیں ہوتا؟

جواب: موصوف ذات ہوتی ہے اور فعل حدث ہوتا ہے، حدث اور ذات میں تضاد ہے، جس کی وجہ سے فعل موصوف نہیں ہوسکتا۔ (بدر منیر)

سوال: شاعر فرزدق کے قول ''ما انْتَ بِالْحَکَمِ التُّرْضٰی حُکُوْمَتُہٗ'' یعنی (آپ ایسے فیصلہ کرنے والے نہیں ہیں جسکے فیصلہ سے راضی ہوجائیں) میں التُّرْضٰی فعل پر الف لام داخل کیوں؟ حالانکہ الف لام داخل ہونا اسم کی علامت ہے؟

جواب: فعل پر الف لام تعریف کا (جو اسم کو متعین کردے) داخل ہونا منع ہے، اور فرزدق کے قول میں التُّرْضٰی فعل پر الف لام موصول ہے، اور الف لام موصول بمعنی الذی اسم کا دخول فعل پر جائز ہے۔ (شرح شذور الذہب)

سوال: فَعَلَ، فَعَلَا، فَعَلُوْا سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ فعل بھی تثنیہ اور جمع ہوتا ہے؟

جواب: فَعَلَ، فَعَلَا، فَعَلُوْا وغیرہ میں فعل حقیقتاً تثنیہ اور جمع نہیں ہے بلکہ فاعل ہے، کیونکہ فَعَلَا میں الف فاعل تثنیہ پر دلالت کرتا اور فَعَلُوْا میں واوَ فاعل کے جمع ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ (بین السطور ہدایۃ النحو)

سوال: قَدْصَدَقَتَ الرُّیَاءُ، سَیَنْظُرُ، فَعَلَتْ، فَعَلْتُ میں فعل کی علامتیں بتائیے؟

جواب: قَدْ صَدَقَتِ الرُّیَاءُ میں فعل کی علامت قَدْ ہے، اور سَیَنْظُرُ میں فعل کی علامت سین ہے، اور فَعَلَتْ میں فعل کی علامت تاء تانیث ساکنہ ہے، اور فَعَلْتُ میں فعل کی علامت تُ ضمیر مرفوع متصل ہے۔

سوال: فعل کی وجہ تسمیہ بیان کیجئے؟

جواب: فعل کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ فعل کی اصل مصدر ہے یعنی مصدر سے فعل مشتق ہوتا ہے اور لغتہً مصدر کا نام فعل ہے کیونکہ درحقیقت فاعل کا فعل مصدر ہوتا ہے، مثلاً قَرَءَ زَیْدٌ تو زید کا فی الحقیقت فعل قرأت ہے جو مصدر ہے پس جو فعل کے مصدر کا نام تھا وہ مجازاً فعل کا نام تجویز کردیا گیا۔ جس کو تسمیۃ الکل باسم الجزء کہتے ہیں۔ یعنی جو کُل (مصدر) کا نام تھا وہ جزء (فعل) کو دے گیا۔ (ہدایۃ النحو)

سوال: حرف کسے کہتے ہیں؟

جواب: حرف وہ کلمہ ہے جو اپنا بتانے میں کسی دوسرے کا محتاج ہو اور تینوں زمانوں میں سے اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے، جسے مِنْ، یہ اپنا معنی بتانے میں اَلْبَصَرَ، اَلْکُوْفَہ جس سے اس کی ابتداء ہو اس کا محتاج ہے۔ (ہدایۃ النحو)

سوال: حرف کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جواب: حرف کے لغوی معنی طرف (کنارہ) کے ہیں اور حرف چونکہ کلام میں اسم اور فعل کے طرف میں واقع ہوتا ہے اس وجہ سے حرف کو حرف کہتے ہیں۔ (ہدایۃ النحو)

سوال: حرف کے طرف میں واقع ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حرف کے طرف میں واقع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کلام میں نہ مسند ہوتا ہے اور نہ ہی مسند الیہ ہوتا ہے۔ (ہدایۃ النحو)

www.khanqah.in

بقیہ: صفحہ آخر سے آگے............

(۱۱)......قرآن سے وابستگی ضروری ہے۔اس کو پڑھا جائے اس کو سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے ،جیسا کہ صحابہؓ نے کیا مگر افسوس کے امت نے قرآن کو پس پشت ڈالدیا نہ اس کی تلاوت ہوتی ہے نہ اس کو سمجھنے کی سعی اور نہ اس پر عمل۔لہٰذا ائمہ مساجد اور علماء سب سے پہلے اس کو صحت اور تجوید کے ساتھ پڑھنا سیکھیں ،ائمہ اور علماء بھی فکر مندی سے امت کو قرآن کی تعلیم دیں اور جو لوگ قرآن فہمی کے اصول وقواعد سے مکمل واقف ہوں ان سے قرآن کو سمجھا جائے نہ کہ ان لوگوں سے جو نہ عربی جانتے ہوں، نہ حدیث کا علم رکھتے ہوں، نہ اصول وقواعد تفسیر کی جانکاری رکھتے ہوں اور نہ نحو وصرف، علم بیان ومعانی اور علم لغت وغیرہ سے واقف ہوں بس اردو ترجموں کے سہارے تفسیر کرتے ہوں ،اس سے بجائے فائدہ پہنچنے کے نقصان ہوگا ماضی میں ایسا ہوا ہے۔اور اب بھی ہو رہا ہے اور اگر کسی کو تفسیر کے لیے مناسب عالم نہ ملے تو معتبر علماء کی تفاسیر کا مطالعہ کرے البتہ اگر کوئی بات سمجھنے میں دشواری ہو تو ضرور علماء سے رابطہ کریں۔شاہراہ کے ’’ای میل‘‘ ایڈریس پر دریافت کرسکتے ہیں۔

عوام کیلئے عام فہم تفاسیر یہ ہیں: (۱)معارف القرآن (حضرت مفتی شفیع صاحبؒ)(۲) گلدستہ تفاسیر (مولانا عبد القیوم صاحب) یہ دونوں تفاسیر ان لوگوں کیلئے ہیں جو تفصیلی مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔اور مختصر کیلئے:(۱) ’’آسان ترجمہ قرآن‘‘ (حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی)(۲) تفسیر عثمانی (شیخ الاسلام علامہ شبیر صاحب عثمانیؒ)اور علماء کے لیے تو اردو میں بہت ساری تفاسیر ہیں۔

(۲۱)......وقت کی قدر کریں۔ہم مسلمان ہیں، ہمارا عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے اور اس زندگی کا حساب دینا ہے اور دنیا فانی اور آخرت باقی ہے اور یہ دنیوی زندگی آخرت کی تیاری کے لیے ہے،لہٰذا حتی المقدور ہر وقت ایسا عمل کرنا چاہئے جس سے آخرت کا فائدہ ہو وقت کو ضائع ہونے سے بچانا چاہئے۔

آج انسان کا سب سے بڑا مسئلہ وقت کا ضیاع ہے،لوگوں کو بیہودہ باتوں میں مبتلا کرکے دشمنانِ انسانیت نے بڑا ظلم ڈھایا ہے، موبائل،ٹی وی،انٹرنیٹ،تفریح گاہیں وغیرہ کو اتنا عام کیا جارہا ہے کہ اللہ کی پناہ انسان آخرت کی تیاری سے بے خبر ہو کر ان میں ایسا ہمہ تن مصروف ہے، جو اس کے لیے بڑے خسارے کی بات ہے،لہٰذا عقلمندی یہ ہے کہ لغویات سے بچا جائے، عادات اور ضروریات کو بھی نیک نیتی کے ذریعہ عبادات میں تبدیل کیا جاسکتا ہے،مثلاً کھاتے وقت یہ نیت کرلیں کہ عبادت پر تقویت کے لیے کھا رہا ہوں، تجارت حلال کمائی کی نیت سے ہو تو یہ سب دنیوی امور بھی عبادت بن جائیں گے،اور آدمی گناہوں سے بچنے لگے گا۔اللہ ہماری فتنوں سے حفاظت فرمائے۔

(۳۱)......سیرت نبوی کا خاص مطالعہ کیا جائے کیونکہ انبیاء علیہم السلام کو تعلیمات وحی کی عملی صورت بتلانے کیلئے ہی مبعوث کیا جاتا رہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ خاتم الانبیاء والمرسلین تھے،آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور زندگی قیامت تک آنے والوں کیلئے اسوہ اور نمونہ ہے جیسا کہ قرآن میں ارشاد باری ہے ﴿لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ﴾ ’’تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔‘‘اس موضوع پر سب سے عمدہ کتاب عارف باللہ حضرت مولانا عبد الحی عارفی رحمۃ اللہ علیہ کی ’’اسوۂ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم‘‘ ہے،(اس کا انگلش میں ترجمہ The Ways Of Holy Prophet Mohammad ہو چکا ہے) آپ نے اس کو لکھا بھی ہے سیرتِ نبوی پر عمل کرنے ہی کیلئے ہا سکے علاوہ سیرتِ خاتم الانبیاء اور تفصیلی مطالعہ کیلئے سیرت المصطفی مولانا ادریس کاندھلویؒ۔

وادی میں ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کی آمد شروع۔قیمتوں میں اعتدال پر فقدان پر حیرت

سرینگر// حالات میں بہتری آنے کے ساتھ ہی ملکی اور غیر ملکی سیاحوں نے کشمیر وادی کا رُخ کرنا شروع کردیا ہے،جس کی وجہ سے مرقبانوں، ہاؤس بوٹ مالکوں،شکارہ چلانے والوں،ٹرانسپورٹروں اور سیاحتی شعبے سے وابستہ افراد میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے تاہم ملکی اور غیر ملکی سیاحوں نے ریاستی سرکار اور محکمہ سیاحت کی اس بات پر شدید ناراضگی ظاہر کی ہے کہ سیاحتی مقامات پر اُنہیں دو دو ہاتھوں لوٹا رہا ہے اور سیاحوں کیلئے کوئی ریٹ مقرر نہیں کی گئی ہے۔اے پی آئی نمائندے کے مطابق پارلیمنٹ حملے میں ملوث قرار دئے گئے محمد افضل گورو کو تختہ دار پر لٹکانے کے بعد پیداشدہ کشیدہ حالات میں بہتری آنے کے ساتھ ہی ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کی بڑی تعداد نے پھر سے کشمیر کا رخ کرنا شروع کردیا ہے اور گذشتہ ایک ہفتہ کے دوران سینکڑوں کی تعداد میں ملکی اور غیر ملکی سیاحوں نے گلمرگ، پہلگام اور کنگن گیر کے علاقے میں سیر وتفریح کی۔ سیاحتی شعبے سے وابستہ افراد کا کہنا ہے کہ اگر حالات بہتر رہے تو رواں برس کے دوران ریکارڈ توڑ ملکی اور غیر ملکی سیاح سیر وتفریح کی غرض سے وادی وارد ہوں گے،تاہم ملکی وغیر ملکی سیاحوں نے اس بات کی شکایت کی ہے کہ سیر وتفریح کی جگہوں پر محکمہ سیاحت نے ملکی وغیر ملکی سیاحوں کیلئے کوئی ریٹ ٹرانسپورٹروں،مرقبانوں ،ہوٹل مالکوں،ہاؤس بوٹ اونرس کیلئے مقرر نہیں کی ہے اور ملکی اور غیر ملکی سیاحوں نے کہا ہے کہ اس طرح کی کاروائیاں عمل میں لانے سے ریاست کا سیاحتی شعبہ نقصان سے دوچار ہوگا اور سیاح کسی بھی صورت میں کشمیر وادی کا رُخ نہیں کریں گے۔

بجٹ تجاویز کابینہ کا غور

محکمہ خزانہ کی کارکردگی کی سراہنا

جموں// وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی سربراہی میں کابینہ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں بجٹ تجاویز سے متعلق مختلف امور زیر بحث لائے گئے۔کابینہ نے ٹیکس حاصل کرنے میں غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کیلئے وزیر خزانہ، محکمہ خزانہ اور کمرشل ٹیکسز اور محکمہ ایکسائز کی سراہنا کی۔

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER PHE DIVISION CHADOORA

GIST OF NIT No. 19/of PHEDC of 02/2013 (2012-13)

For and on behalf of the Governor of J&K State sealed tenders affixed with Rs. 5/- revenue stamps are invited from the registered/approved firm/ PWD contractors whose registration are valid for the current financial year in terms of standing rules for the works mentioned below.

1. Name of Work: Providing water supply facilites to various schools GPS Sheikh Mohallah Sursya GMS Kristwar, GMM School Gogipathri, GBH School Gogipathri, GPS Soipathri GPS Fresnag Bonen, GPS Buthwud GPS Bon Mohallah Kherigund, GBMS Kherigund, GMS Narpora, GPS SSA Uper MOhallah Chowdrigund, GMS Haji Watkuloo (Under School Progrmme).

Amount of Work: Rs. 1.46 lacs **E/Money:** Rs. 2920/- **Class : DEE Time of Compl:** 12 days **Cost of T.D:** Rs. 146/-

2. Name of Work: Providing water supply facilites to various schools viz. GBHS Hushroo GMS Hushroo Centre Valley Public School Panzan Middle School Kanir and Evergreen Public School Kanir (under school Programme).

Amount of Work: Rs. 0.60 lacs **E/Money:** Rs. 1200/- **Class : DEE Time of Compl:** 07 days **Cost of T.D:** Rs. 60/-

3. Name of Work: Providing water supply facilites to various schools viz. GPS Khandey MOhalla (Negoo) GPS Dadompora, GPS Gund I Rajab Hangoo, GMS Sursyar, GPS Wagam (under school Programme).

1. The tenders should reach this office of the Executive Engineer, on or before 06/03/2013 upto 2pm which shall be opened on the same date or any subsequent date convenient tot he opening authority. In case the opening date being declared as holiday/Hartal the tenders shall be received on the next working day.
2. The tender document will be issued by this office with effect from 01/3/2013 to 04/3/2013 upto 2pm subject to production of TIN/PAN No. & latest clearance Sales Tax Certificate from the sales Tax Department.
3. The tenders should cover their reates quoted with transparent tape & avoid writing/correction or otherwise tenders shall be rejected. In case be strictly quoted as per the unit advertised in the NIT/Rate List.
4. In case any delay in completion of work penalty upto 10% shall be imposed against the alloted cost.
5. All other terms and conditions shall remain same as laid down in Master NIT/PWD form 25.

DIPK-14550 **Executive Engineer**
Dated: 27/2/2013 **PHE Division Chadoora**

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER PHE Mechanical DIVISION Srinagar

SHORT TERM TENDER NOTICE NIT No. PHE/Mech/78 Dated: 2/2013

For and on behalf of the Governor of J&K State sealed tenders affixed with Rs. 5/- revenue stamps are invited from reputed, registered and experienced contractors/firms for the works mentioned below.

1. Name of Work: Providing and fitting of Air release valve for 150mm, 100mm for WSS Lalla Ded Hospital Srinagar.
Estimated Cost : Rs. 2.30 lacs **E/Money:** Rs. 2% **Time of Compl:** 10 days **Document Fee:** Rs. 200/- **Position of Funds:** Demanded **Head of A/c:** 4210-Plan

2. Name of Work: Laying/fitting of departmental 125mm dia G I Pipe from OHT at iqbal Park to the New Block of L D Hospital.
Estimated Cost : Rs. 3.70 lacs **E/Money:** Rs. 2% **Time of Compl:** 10 days **Document Fee:** Rs. 400/- **Position of Funds:** Demanded **Head of A/c:** 4210-Plan

1. The tenders should reach this office of the Executive Engineer, PHE Mechanical Division Srinagar on or before 06/03/2013 upto 2pm. The tenders are advised to cost their tenders by hand. In case the date of receipt of tenders is declared as holiday/Hartal the tenders shall be received on the next working day.

The tenders shall be opened on the same day other convenient date by the undersinged in presence of contractor/firm who wished to be present at the time of tender opening. The detailed tender document can be had from office of the u/sd on any working day during office hours 4/3/3013 against the cash payment as specified above. The issuance of the T.D shall be considered in favour of those firms whose applications are supported with Fresh Self-attested copies of the following documents:-

1. Latest Sales Tax Clearance certificate or Sales Tax return (on Form-64) of the latest QUarter showing TIN no. there in.
2. Registration as contractor with J&K Sales Tax Department or Industries Department or any other competent Authority or as SSI unit in the relevant field. 3. Experience of having executed work of similar nature in the shape of Allotment order and completion certificate issued by the competent Authority (Not less than the rank of Executive Engineer).

The rates quoted by the contractor/firm shall remain valid for a period of six months from the date of opening of the tenders. the tenderers should quote their rates in the tender document issued from this office only and the rates quoted should be written in both figures and words against each item without any correction and duly covered by Transparent tape ambigtuous and conditional tenders shall be rejected outright.

The tender shall be accompanied with an earnest money as mentioned above in shape of CDR which shall be pledged in favour of the Executive Engineer PHE Mechanical Division Srinagar. The tenders recieved without CDR/Less CDR shal be rejected. All other terms and conditions shall remain the same as laid down in the PWD form 25 and 33 double leaf.

DIPK-14551 **Executive Engineer**
Dated: 27/2/2013 **PHE Mech. Division Srinagar**

www.khanqah.in

Vol. 14 No: 08 | 01 March 2013 | Friday

Printer,Publisher: Nizam-ud-din Qurashi
Associate Editor: Hafiz Mushtaq Ahmad Thakur
Postal Adress: Post Box No. 1390 G.P.O Srinager
Sub Office: Khandipora Katrasoo Kulgam Kashmir-192232
Phone No: 01931-212198
Mobile: 09906546004
Branch Office: Srinagar Ph: 2481821

Widely Circulated Weekly News Paper
MUBALLIG
Kashmir

Decl. No: DMS/PUB/627-31/99
R.N.I. No: JKURD/2000/4470
Postal Regd. No: SK/123/2012-2014
Posting Date: 2-03-2013
Printed at: Khidmat Offset Press Srinager
e-mail: muballigmushtaq@gmail.com
muballig_mushtaq@yahoo.com.in

فتنوں کے دَور میں ایمان کیسے بچایا جائے؟۔2

مولانا حذیفہ وستانوی۔اکل کوا مہاراشٹر

اللہ اللہ! یہ کیا ہے دشمنانِ انسانیت اتنا سب کچھ کرنے پر بھی نہیں تھمے اور سیاست کو بھی اپنے دامِ فریب میں لے لیا اور یہ ہوّا کھڑا کیا کہ سیاست اور دین علیحدہ علیحدہ ہے،لہٰذا انسان کی سیاسی کامیابی محض ''ڈیموکریسی'' اور جمہوریت میں مخفی ہے۔اور حکمرانی کے لیے العیاذ باللہ خدائی قوانین کی کوئی حاجت اور ضرورت نہیں۔اور اس طرح پارلمینٹ کو شریعت کی جگہ حلت اور حرمت کا ٹھیکا دیدیا بس پھر کیا تھا پارلمینٹ میں موجود ملحد فکر انسانوں کے ٹولہ نے شراب نوشی، جوا، ہم جنس پرستی وغیرہ کو حلال قرار دیدیا اور انسان کی بچی کچی شرافت کو بھی ملیا میٹ کردیا۔

اردو زبان میں ضرب المثل مشہور ہے ''دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا'' بس مغرب کی اندھی تقلید میں انسان کا بھی یہی حشر ہوا کہ وہ خدا سے کٹا ہی تھا،سرمایہ دارانہ نظام کو فروغ دیکر اس کو خود انسانی ہمدردی سے دور کردیا اور سود کی بدترین لعنت میں گرفتار کردیا کہ انسان بس اپنی مالی ترقی کی فکر کرے اور بس! کوئی دوسرا انسان چاہے کیسی ہی بری حالت میں کیوں نہ ہو،اس کی ہمدردی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ سرمایا دارانہ نظام میں آمدنی کی تقسیم محض چار افراد میں تقسیم ہوئی ''انٹرپینر'' سرمایہ دار اور اجیر کرایہ دار کے درمیان ہوگی،معاشرے کے کمزور اور مفلوک الحال کی طرف کوئی التفات نہیں کیا جائے گا۔

انسان کی شرافت اور ایمانی طاقت کو سلب کرنے کی عالمگیر سازش

میرے عزیز مسلمان بھائیو! دورِ حاضر کے ایمان سوز فتنے جس نے مسلمانوں کو خاص طور پر اور سارے انسانوں کو عام طور پر اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے اور انسان کو ہلاکت کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے،ایسے بدترین حالات سے کیسے نمٹا جائے اور اپنے خدائی قیمتی تحفہ ایمان کو کیسے بچایا جائے،ہمیں اس کی فکر کرنی ہے، ورنہ انسان دشمن طاقتیں اب بھی اپنی کمینی حرکتوں سے باز نہیں آئی ہیں۔مذکورہ نظریات کے بعد بھی پے در پے نظریات کو ذرائع ابلاغ کے ذریعہ عام کیا جارہا ہے،مثلاً ''نظریہ بگ بانگ'' ''انفجارِ عظیم'' اسی طرح نظریہ ''اضافت وقت'' اسی طرح سال گزشتہ ''اسٹیفن ہوکنگ'' کا نظریہ اور سال رواں میں ''ھیگ بوسوں پارٹ اوف گوڈ'' کا نظریہ،یہ سب مادیت ''میٹرلیزم'' کو مہمیز دینے کے لیے کیا جارہا ہے،بات دراصل یہ ہے کہ اس وقت غلبہ انہیں حاصل ہے،لہٰذا وہ رکنے والے نہیں،سیاسی غلبہ انہیں حاصل ہے۔

میڈیا ان کے مکمل کنٹرول میں ہے،ذرائع ابلاغ انسان کی قوتِ فکر پر کنٹرول پانے میں فعّال کردار ادا کرتا ہے،دونوں ان کے زیرنگیں ہیں '' الیھود والعالم و المؤامرات والاھداف والاسرار '' کے مصنف فاروق محمد نجلا نے ''جنور البلاء'' ص ۱۴۰ کے حوالہ سے ایک یہودی حاخام Reichoen کی یہ بات نقل کی ہے کہ اس نے '' سیمون بن یہودا'' کی قبر کے پاس ایک تقریر کی تھی،جس میں کہا تھا کہ ''اگر دنیا پر تسلط کے لیے سونا اور چاندی انتہائی اہم ہتھیار ہے تو صحافت اور ذرائع ابلاغ کو دوسری پوزیشن حاصل ہے۔گویا دولت اور ذرائع ابلاغ دونوں ہی عالمی تسلط کے لیے ناگزیر ہیں،لہٰذا ہمارے لیے یہ انتہائی ضروری ہے کہ مال و دولت کے ذریعہ صحافت اور ذرائع ابلاغ پر پورا کنٹرول حاصل کرلیں،چاہے ذرائع ابلاغ پر کنٹرول کرنے کے لیے ہمیں کتنی ہی رشوت کیوں نہ دینی پڑے،ہم اس کے لیے تیار رہیں، کیونکہ خاندانی نظام،عقائد اور اخلاق فاضلہ کو محفوظ رکھنے کے لیے اس کے بغیر چارہ کار نہیں''۔(الیھود والعلم المؤامرات والاھداف والاسرار: 161)

قارئین! آپ اندازہ لگائیں کہ ان کی سازش کتنی گہری اور عالمگیر ہے،قرآن نے صحیح کہا ﴿ وان کان مکرھم لتزول منه الجبال ﴾ کہ اگر ان کا فریب اور بس چل جائے تو پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔قرآن پہاڑ ہٹانے کی بات نہیں کررہا ہے بلکہ قرآن یہ کہہ رہا ہے کہ ان کی تدبیریں،سازشیں،اتنی خطرناک ہوتی ہیں کہ راسخ العقیدہ انسان کو بھی ہلا کر رکھ دے۔اللہ ہماری حفاظت فرمائے آمین۔

یہ دشمنانِ ایمان نہیں بلکہ دشمنانِ انسانیت ہیں۔محض اپنے مفاد کے خاطر مسلمانوں ہی کو نہیں بلکہ پورے انسانی معاشرے کو عالمگیر پیمانے پر اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے،اور مادّیت کا حملہ ایسا خوفناک کیا ہے کہ '' الامان و الحفیظ ''. زندگی کے کسی بھی اہم شعبہ کو بخشا نہیں بلکہ سب میں مادّی افکار کو پوری مکاری عیاری اور منصوبہ بندی سے مسلط کردیا ہے،مثلاً عقائد کو مسخ کرنے اور بگاڑنے کیلئے ''ریشنلائزیشن'' (Rationalization) کو فروغ دیا جس کا مفہوم ہے۔عقل کو مذہب میں آخری فیصلہ کرنے والا قرار دینا اور ان تمام نظریات کو رد کرنا جو عقل سے مطابقت نہ رکھتے ہوں،(عالمی یہودی تنظیمیں ۱۹۳:) اور پھر اس عقلیت کے سہارے مذکورہ نظریات کو اس اصول کے پیش نظر فروغ دیا کہ ''جھوٹ کو اتنا دہراؤ کہ لوگ اس کو سچ تسلیم کرنے پر آمادہ یا مجبور ہوجائیں'' اس عقلیت کے نتیجہ میں بالآخر لادینیت نے جنم لیا اور پھر یکے بعد دیگرے مادّی افکار جنم لیتے رہے اور اب بھی لے رہے ہیں۔عقائد کے بعد جمہوریت کے ذریعہ سیاست کو اپنی لپیٹ میں لیا اور اخیر میں معاشرت اور معیشت کو ''کمرسلائزیشن'' کے ذریعہ اپنے قابو میں کرلیا۔مادّیت کو دنیا میں کیسے فروغ دیا گیا کے عنوان سے انشاء اللہ عنقریب ایک تفصیلی مقالہ مجلّہ ہذا کے آئندہ کسی شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں گے۔اللہ اخلاص کے ساتھ امت کیلئے کارآمد مضامین لکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین

آیئے! اب ہم اپنی دنیا و آخرت کی کامیابی کا عزم کرتے ہیں اور دنیا داری سے توبہ ہی نہیں ''لتوبة النصوحة'' کرتے ہیں اللہ ہماری مدد فرمائے۔آمین

فتنوں سے بچنے کی تدابیر

اپنے ایمان کی حفاظت یہ ہمارا اولین ترجیح ہونی چاہیئے،کیونکہ اگر ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے،تو ناقابلِ تلافی نقصان اٹھانا پڑے گا،جس پر موت کے بعد کفِ افسوس ملنے سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا اور اس کے بعد عذابِ جہنم سے خلاصی کی بھی کوئی صورت نہیں ہوگی،جیسا کہ قرآن کریم نے جا بجا بیان کیا ہے۔لہٰذا اس مسئلہ کی سنگینی کو مدنظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کیا جائے،انشاءاللہ مکمل فائدہ ہوگا۔اللہ صحیح لکھنے کی اور پھر اس پر ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔عربی زبان کی کہاوت ہے '' کیف یتقی من لا یدری ما یتقی '' یعنی جو شخص فتنوں سے ناواقف ہو اور نہ اس کے بدترین انجام سے،تو وہ کیسے فتنوں سے بچ سکتا ہے۔!!!

(۱)......راسخین فی العلم علماء ربانین کی تحریروں اور تقریروں سے فتنہ کو جانا جائے اور اس کے انجام پر نظر رکھی جائے اور اس سے بچنے کی مکمل تدابیر اختیار کی جائے۔مثلاً ''قیامت کی نشانیاں''(عمران اشرف عثمانی) ''عالمی یہودی تنظیمیں'' مفتی ابولبابہ صاحب دامت برکاتہم

(۲)......دعاء کا اہتمام کیا جائے اور رو رو کر اللہ سے مانگا جائے۔

(۳)......اسلامی فرائض کا خاص اہتمام کیا جائے مثلاً نماز،روزہ،حج،زکوٰۃ اور ہر حالت میں ان فرائض کو ادا کرنے کی انتھک کوشش کی جائے۔

(۴)......مقصدِ حیات ''اللہ کی عبادت اور اس کی رضامندی کا حصول'' ہر حالت میں پیش نظر رکھا جائے۔ اور اخلاص کے ساتھ اس پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے جس سے اللہ راضی ہوتا ہو،اور ہر اس قول و عمل سے بچا جائے،جس سے اللہ ناراض ہوتے ہوں۔

(۵)......آخرت کی فکر اپنے اندر پیدا کی جائے اور اس کیلئے صالحین کی صحبت اختیار کی جائے اور ایسی کتابیں پڑھی جائے،اور گھر میں اس کی تعلیم کی جائے جو فکر آخرت پیدا کرتی ہوں،مثلاً موت کا جھٹکا،دوزخ کا کھٹکا،موت کا منظر،کیا آپ موت کیلئے تیار ہیں؟مرنے کے بعد کیا ہوگا۔(ائمۂ مساجد اور علماء کو خاص طور پر امت کے سامنے ایسی آیات کی تفسیر کرنی چاہیئے جن میں آخرت اور آخرت کے عذاب،جہنم اور جہنم کے مناظر کو اللہ نے بیان کیا ہے۔)

(۶)......اسلام کے بارے میں ادھوری معلومات رکھنے والوں سے بچا جائے اور مخلص علماء ربانین اور راسخین فی العلم سے رابطہ کیا جائے،خاص طور سے ٹیلیویژن پر جو ٹائی اور انشرٹ کر کر اپنے آپ کو اسلامی اسکالر گردانتے ہیں،جنہوں نے باقاعدہ کسی عالم کے پاس دین کا علم نہ سیکھا ہو،ان سے بچا جائے،وہ آپ کی صحیح رہنمائی نہیں کرسکتے بلکہ دین کے نام پر گمراہی کی راہ ڈال دینگے اور آپ کو اس کا احساس بھی نہ ہوسکے گا۔

(۷)......دینی تعلیمات کو حاصل کرنے کا نظام بنایا جائے،یہ بات امر مسلّم ہے ہماری تمام پریشانیوں کا حل دینی تعلیم کے سیکھنے اور اس پر عمل کرنے میں ہے، ہمارے بچے،بڑے،عورتیں،جوان سب خوب اچھی طرح اسلامی عقائد سے واقف ہونا چاہیئے،ساتھ ہی ساتھ روزمرہ کے فرائض کے احکام مثلاً نماز،روزہ، زکوٰۃ،حج وغیرہ اور تاجر کے لیے تجارت کے احکام،مزدور کے لیے مزدوری کے احکام،جس کا جو پیشہ ہو اس پیشہ کے احکام سے واقف ہونا فرض ہے۔اسلامی عقائد کو خوب اچھی طرح سمجھا اور سمجھایا جائے،اور روزمرہ پیش آنے والے مسائل کے شرعی احکام سے واقفیت حاصل کی جائے،یا تو صحیح العقیدہ علماء سے براہِ راست سیکھا جائے یا ان کی کتابوں کی گھر میں تعلیم کی جائے،مثلاً اسلام کی بنیادی تعلیمات (حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ)،تحفۃ المسلمین (مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ)،حیاۃ المسلمین،بہشتی زیور (حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ)،دینی تعلیم کا رسالہ،تعلیماتِ اسلام (مفتی کفایۃ اللہؒ)،اسلامی عقیدے (مولانا عبدالحق)، وغیرہ مگر علماء سے براہِ راست سیکھنا زیادہ بہتر ہے۔

(۸)......اہل اللہ اور صالحین کی صحبت اختیار کی جائے اور ان کے سامنے اپنے احوال رکھکر اس کا علاج کروایا جائے۔اور تزکیۂ نفس کی فکر کی جائے،اس سے متعلق کتابیں پڑھی جائیں،مثلاً دل کی دنیا (مفتی شفیع صاحبؒ)،خطبات ذوالفقار،مجالس فقیر وغیرہ۔

(۹)......اپنے بچوں کی دینی تربیت کی جائے اور فیشن پرستی سے دور رکھا جائے،گھر کا ماحول دینی بنایا جائے،کھاتے وقت بسم اللہ کھانے کے بعد الحمدللہ وغیرہ کی تعلیم دی جائے،اور ادعیۂ ماثورہ کا خود بھی عادی بنیں اور گھر والوں کو بھی بنائیں،صبح و شام کی مسنون دعائیں اور اذکار کا خاص اہتمام کیا جائے۔

(۱۰)......برے لوگوں اور برے کلچر سے مکمل پرہیز کیا جائے۔خاص طور پر ٹیلیویژن،ویڈیو،میوزک،ناچ گانا سے بچا جائے،بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے ٹی وی صرف خبروں کے لیے رکھا ہے مگر انہیں یہ سوچنا چاہیئے کہ مرنے کے بعد دنیا بھر کی خبروں کا سوال نہیں ہوگا،بلکہ خود آپ کی اپنی خبر لی جائے گی کہ آپ نے کیا اچھائی کی اور کیا برائی۔اور پھر جزاء و سزا کا فیصلہ ہوگا،تو بس اسی کی فکر میں لگنا چاہیئے، اپنی آخرت مقدم باقی سب بعد میں۔

//بقیہ صفحہ 7 پر......